یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Regustered. L. h. 352)

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

بجز پیروی مصطفیٰ کسی کی تقلید مت دیکھ کسی کا قول و کردار / بجز کلام خدا و نقل پیمبر؟ یاں وہم و خیال کا ...

جلد پنجم (۵) نمبر ۱۰-۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس نہ کئے جائینگے

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ
والیان ریاست سے ... سے
رؤسا و جاگیرداران سے ... لعہ
عام خریداروں سے ... ۴/۱۲
" ششماہی ... ۲/۸
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے

امرتسر مورخہ ۵/۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء - یوم الجمعہ

خدا - انسان اور دنیا کی باہمی تعلقات کی نسبت مسیحی مذہب کی رائے

اس عنوان سے ایک بسیط مضمون عیسائیوں کے رسالہ تجلی میں منقول از بروس نکلا ہے چونکہ مضمون بہت عمدہ اور فیصلہ کن ہے اس لئے ہم بھی اسے تمام کا تمام نقل کر کے مختصر مختصر ریمارک کرتے ہیں۔ راقم نے یہ مضمون اگرچہ عیسائی مذہب کی تائید میں لکھا ہے مگر واقعات اور مسیحی تعلیم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت یہ مضمون موجودہ عیسائی مذہب کی تائید میں نہیں بلکہ تردید میں ہے اسکا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔ کل مضمون چھ فقروں میں ہے۔ پس ناظرین فقرہ فقرہ مع جواب بغور سنتے جائیں۔ راقم مضمون لکھتے ہیں:-

"۱- خدا کی نسبت مسیحی مذہب کی کیا تعلیم ہے؟ خداوند مسیح نے فرمایا کہ خدا باپ ہے اور بنی آدم اس کے فرزند۔ اس تعلیم سے ظاہر ہے کہ مسیحی مذہب خدا کی شخصیت کا قائل ہے اور اس لفظ کو انہیں معنوں میں خدا سے منسوب کرتا ہے جن معنوں میں اس لفظ کا اطلاق انسان پر ہوتا ہے۔ الٰہی و انسانی ذات میں ایک قسم کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ انسان سوچتا اور ارادہ ٹھانتا ہے۔ راستی اور ناراستی میں تمیز کرتا ہے اسی طرح خدا بھی عقل اور مرضی و اخلاقی طبیعت رکھتا ہے وہ بھی سوچتا ہے۔ ارادہ کرتا ہے اور راستی اور ناراستی کا مطلب بھی اسکے نزدیک وہی ہے جو ہمارے نزدیک ہے پس وہ ایک صاحب عقل صاحب اخلاق صاحب ادراک اور صاحب احساس ہستی ہے" (تجلی صفحہ ۲۵ بابت دسمبر ۱۹۰۷ء)

ریمارک - اس فقرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام انسان خدا کے فرزند ہیں اور خدا انسان کے مشابہ ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں تو انجیل اس کے مخالف ہمکو بتلاتی ہے۔ غور سے سنئے!

"مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلائینگے۔ جو

اطلاع ضروری - گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسری ہفتہ قیمت ...

تمہیں دکھ دیں اور ستائیں تم اُنکے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو " (انجیل متی ۵ باب کی ۴۴-۴۵)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح صلح کاروں یعنی صرف نیک کرداروں کو خدا کے فرزند فرماتے ہیں لیکن بُرے لوگوں کو کیا کہتے ہیں۔ غور سے سنو!

"اے سانپو! اور سانپ کے بچو! تم جہنم کے عذاب سے کیونکر بھاگو گے؟"

(متی ۲۳ باب کی ۳۳)

حضرت مسیح کے پاس غیر اسرائیلی عورت نے آکر دعا کی درخواست کی تو حضرت ممدوح نے فرمایا۔

"یہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو پھینک دیں" (متی ۱۵ کی ۲۶)

ان دونوں حوالوں میں حضرت مسیح نے بداعمال بلکہ غیر اسرائیل کو سانپوں اور کتوں کے فرزند قرار دیا ہے۔ پس اتنے ہی سے راقم مضمون کا دعویٰ غلط ثابت ہوا کہ خدا باپ ہے اور بنی آدم اُس کے فرزند ہیں۔ تمام بنی آدم نہیں بلکہ صرف نیکوکار اُس کے فرزند ہیں۔ ہاں قرآن مجید یہ دعویٰ ان لفظوں میں تو نہیں کرتا۔ کہ خدا اور بندوں کے تعلقات جتلانے کو باپ و بیٹے کا لفظ بولے جس سے ناواقف لوگ غلطی میں پھنسکر خدا کو اپنے صلبی باپ کی طرح سمجھ لیں اور گمراہی کے گڑھے میں گریں بلکہ معانی کے لحاظ سے اس سے عمدہ اور ہدایت کے لحاظ سے اس سے بہت وسیع لفظ فرمایا ہے۔ غور سے سنو! اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یعنی کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے حال پر بڑا ہی مہربان نہایت رحم والا ہے۔

نوٹ۔ انجیل کے محاورے میں خدا کے بیٹے کا لفظ مقبول اور مقرب بندے پر بولا جاتا ہے۔ اس سے صلبی بیٹا مراد نہیں ہے۔ ان معنے کو واضح کرنے کے لئے رومیوں کے ۸ باب کی ۱۴ کو دیکھنا چاہئے۔ جہاں لکھا ہے:-

"جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے وہی خدا کے فرزند ہیں اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنی خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دکھ اُٹھائیں" (حوالہ مذکور)

یہ حوالہ ہمکو صاف بتلا رہا ہے کہ انجیلی محاورے میں صرف مسیح ہی خدا کا بیٹا اور فرزند نہیں ہے بلکہ ہر ایک نیک بندہ خدا کا فرزند اور بیٹا بلکہ وراثت میں مسیح کا شریک ہے۔ قرآن مجید سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ محاورہ یہودیوں میں بھی مروج تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ۔ یہودی کہتے ہیں ہم خدا کے بیٹے اور محبوب ہیں۔ جواب دیا قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ اگر تمہاری بات سچ ہے کہ تم خدا کے بیٹے یعنی محبوب ہو تو خدا تمکو تمہاری شامت اعمال پر عذاب کیوں کرتا ہے؟ بلکہ تم اُس کی مخلوق میں سے بندے ہو اور بس)۔

اس آیت میں یہودیوں کا ابن اللہ کہلانا ثابت ہوتا ہے مگر عیسائیوں نے اس مسئلہ میں غلو کرکے ابن اللہ کے معنے بگاڑ دیئے۔ یہانتک کہہ گزرے کہ مسیح خدا کا حقیقی بیٹا ہے چنانچہ آجکل بھی اس قسم کی تحریریں ہمکو ملتی ہیں۔ پادری فنڈر مفتاح الاسرار میں لکھتے ہیں:-

"مسیح الکو اس مضمون سے کہ وہ سب مخلوقات سے الگ اور اعلیٰ ہے اور مخلوقات میں اُس کی مانند نہیں اور انسان کے بیٹے سے مشابہت فقط یہ ہے کہ جیسا آدمی کا بیٹا باپ سے خلق نہیں ہوتا بلکہ گویا اُس کی صلب سے انتقال کرکے تولد پاتا ہے اور ذات میں اپنے باپ کی مانند اور شبیہ ہے۔ ایسا ہی مسیح خدا کا بیٹا بھی خلق نہیں ہوا۔ بلکہ ازل سے اللہ کی ذات پاک سے ظہور پایا۔ گویا اُس سے متولد ہوا۔"

(مفتاح الاسرار صفحہ ۲۲)

چونکہ یہ غلو اپنی حد سے بڑھکر عوام کی نظروں میں کچھ اور ہی رنگ دکھانیوالا تھا۔ اسلئے قرآن مجید نے اس لفظ کی اصلاح کرنے کو فرمایا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ (خدا کی اولاد کیسے ہو سکتی اُسکی تو بیوی بھی نہیں ہے) سچ ہے سے

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عباد + نہ عنایت تجھے درکار کسو کی نہ حمایت

نہ شراکت ہی کسو سے نہ کسو سے ہی قرابت + نہ نیابت نہ ولادت نہ بفرزند تو حاجت

توجلیل الجبروتی توامیر الامرائی

مسلمانوں کو جو آج اس ابن اللہ کے لفظ سے نفرت ہے اُس کے جواب دہ یہی غالی عیسائی ہیں جنہوں نے اس لفظ کو خلاف محاورہ انجیل کے استعمال کیا اور لوگوں سے کرانا چاہا ورنہ اصل موقع پر اسکا استعمال کچھ ایسا بُرا نہ تھا۔ ہاں مجازی تھا۔ لیکن چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے اسی لفظ سے بہت سے لوگ غلطی کھا چکے تھے اس لئے قرآن شریف نے اس لفظ کو استعمال نہیں کیا بلکہ بجائے اس کے مرادی معنے کا اصل لفظ رکھا چنانچہ حضرت مسیح کی شان والا مقام میں وہی لفظ فرمایا ہے۔ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ یعنی حضرت مسیح دنیا اور آخرت میں بڑی عزت والا اور خدا کے مقرب بندوں سے ہے +

راقم مضمون کا دوسرا دعوےٰ کہ مسیحی مذہب میں خدا انسان ...

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

عیسائی مذہب کے مطابق البتہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ خدا انسان کی طرح سوچتا ہے اسی طرح اپنی سوچ میں بعض اوقات غلطی بھی کر جاتا ہے بعض اوقات اُس کی سوچ کے برخلاف بھی واقعہ ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں عیسائی مذہب جو ہمکو بتلاتا ہے یہ ہے کہ:-

"اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔ اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالونگا اور انسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کیونکہ میں اُنکو بنانے سے پچھتاتا ہوں۔ مگر نوح پر خداوند نے مہربانی سے نظر کی" (پیدائش باب ۶ سے ۸ تک)

اِس عبارت کا مدعا کیا ہے؟ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ خدا خود اپنے کئے پر انسان کی طرح پچھتاتا ہے۔ انسان کی طرح اُسکی سوچ بچار کے برخلاف بھی بعض اوقات ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض اوقات کام کرتے ہوئے وہ تھک بھی جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"چھ دن میں خداوند نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اور ساتویں دن آرام کیا اور تازہ دم ہوا" (خروج ۳۱ باب کی ۱۷)

مگر قرآن مجید خدا تعالیٰ کو ایسا نہیں مانتا بلکہ وہ ایسے بیہودہ خیالات کا رد کرنے کو فرماتا ہے وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ (آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے خدا کو تکان نہیں ہوا) وہ فرماتا ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (خدا کو بندوں کے آگے اور پیچھے کے سب واقعات معلوم ہیں) اس لئے کسی کام پر پچھتانا اُسکی شان کے خلاف ہے۔ غرض قرآن مجید اس موضوع میں انجیل کے مقابلہ پر نگاہ نہیں کھا سکتا۔

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
اُن میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

(باقی باقی)

آگرہ کی بازاری اخبار مسافر نے

اس ہفتہ ایک اور گپ ہانکی ہے اگرچہ روز پیدائش سے آپ کو راست گوئی سے تعارف ہی نہیں ہوا، تاہم اس ہفتہ کی گپ دنوں میں سب گپوں سے زیادہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"چونکہ لاہور آریہ سماج کی مذہبی کانفرنس سالانہ جلسہ میں میاں ثناء اللہ امرتسری کو مدعو نہ کیا اور بجائے اُنکے مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو بھرتی کر لیا۔ بیچارے امرتسری نے سال بھر میں ایک مضمون تیار کیا اور ۲۴ صفحوں پر چھپوا بھی لیا۔ جسکی قیمت صرف دو پیسہ رکھی ہے۔ اگر آریہ سماج لاہور میاں پر کچھ بھی مہربانی کرتی تو بعید نہ تھا کہ سو دو سو کاپی فروخت ہو جاتی۔ کیا تھا۔ دس روز کا قورمہ پلاؤ تھا۔ لاہوری بھائیوں نے بہت برا کیا جو بیچارے کی ایک سال کی محنت پر پانی پھیر دیا۔ ہر سال آپکو بلاتے تھے مگر خشک ہی چلے جاتے تھے۔ اس مرتبہ آپنے ابھی سوچی تھی کہ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔ آریوں پر اعتراض بھی کرینگے اور روٹی بھی ۔۔۔ سیدھی ہو جائیگی مگر افسوس کہ ع دل کی دل ہی میں رہی آمدہ پوری نہ ہوئی"

(اخبار مسافر ۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء کالم ۱)

اتنے مضمون میں آپ نے خیریت سے تین جھوٹ بولے ہیں۔ ایک تو یہ کہ میاں ثناء اللہ کو مدعو نہ کیا۔ حالانکہ مدعو کیا تھا مگر وعدہ کرکے آریہ سماج نے آریئن اخلاق کی وجہ سے جلسہ میں شریک کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ دوئم جھوٹ یہ کہ بجائے ثناء اللہ کے مرزا صاحب قادیانی کو بھرتی کر لیا۔ حالانکہ مرزا صاحب کسی کے بجائے نہیں تھے بلکہ مستقل بذات خود مدعو تھے۔ تیسرا جھوٹ جو سب سے بڑھکر سفید جھوٹ ہے یہ ہے کہ سال بھر میں مضمون طیار کیا۔ کوئی اس شریف الطرفین اور نجیب الطرفین سے پوچھے کہ کسی کو کیا معلوم تھا کہ اب کی دفعہ آریہ سماج سالانہ جلسہ پر کانفرنس کریگی اور یہ مضمون رکھیگی جو کوئی سال بھر پہلے ہی سے طیار کر لیتا۔ تف ہے ایسے جھوٹ پر۔ نہیں معلوم جھوٹوں کے لئے آریہ دھرم میں کونسی جون مقرر ہے۔ پھر لکھتا ہے کہ:-

"ایک کاپی بقیمت مقررہ ہمکو وی پی کرکے بھیجدیں تو ہم بعد ملاحظہ رسالہ مذکور برائے آئندہ آپ کے انتخاب کی لاہوریوں سے سفارش کر سکتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ آپ سے کیا ہمدردی کریں" (کالم ۳)

جواب بھیج تو دیتے۔ مگر تمہارا کیا اعتبار؟ اگر وی پی واپس کر دو تو ہمارا نقصان ہو۔ آخر تم بھی اُسی تھیلی کے سے بٹے ہو جسکے تمہاری بدعہد آریہ لاہوری بھائی جنہوں نے وعدہ کرکے اور دعوت دیکر پہلے ہی قول پر بول کر دیا یعنی شیر پنجاب کے فولادی پنجہ سے نجات پانے کے لئے کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دیکر پھر انکار کر دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج کو شیر پنجاب کا نام سنکر لرزہ آجاتا ہے اور اسکی شکل دیکھکر تو دہشت سے بالکل بے خود ہو جاتے ہیں جسکا ثبوت اب اظہر من الشمس ہو گیا ہے۔ اور پبلک کو خوب معلوم ہو گیا ہے کہ آریہ سماج اہل اسلام کے حملے برداشت کرنیکی تاب نہیں رکھتی۔

اور سنو! تمہیں وہ لیکچر بھیج تو دیتے۔ مگر ہمارے بھائی حافظ (؟) ۔۔۔ میاں کے منیجر اخبار نے ایک کارڈ میں لکھا تھا کہ ایک نسخہ القرآن العظیم مجلد بعد قیمت مع محصول

ahmadimuslim.de

ہمیں بھاوینگی چنانچہ رسالہ ٹکٹ لگا کر بھیجا۔ تربیت ہی کے آتی ہے جلنے ہو!

؎ بیالاید ہمہ گاوان دہ را۔ کسے کچھ معنے ہیں؟

کاش تم میں کچھ انصاف ہوتا تو تم آریہ سماج اخبار سے ہماری پیش کردہ واقعات کی تحقیق کر کے فریقین میں سے جھوٹوں، بدعہدوں، اور بددیانتوں کو مطعون کرتے خواہ کوئی ہوتا گو آریہ اور انصاف؟ ؎

بیوفا! کونسی خوبی ہے جو نہیں تجھ میں ✽ وصف اتنے ہیں جہاں ایک وفا ہی نہیں
(نائب اڈیٹر)

اہل فقہ اور رافضی برادری

؎ خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔

جب سے اہل فقہ جاری ہوا اور اس نے امام بخاری اور صحیح بخاری کی توہین کرنی شروع کی۔ دانا لوگ تو تب سے سمجھ گئے تھے کہ اس حال میں ۔۔۔ ہمارا بیان تو تھا ہی ۔۔۔ شک ہے کہ لکھنؤ کا حنفی اخبار اہل فقہ کے اس دطیرہ سے چونکا تھا اور اس نے صاف لفظوں میں لکھدیا تھا کہ اہل فقہ بھی رافضیوں کے ہم زبان ہے۔ ۔۔۔ آج اس کا ماحصل بخوبی ہوگیا۔ شیعوں کا رسالہ اصلاح جو اپنی بدزبانی اور دل آزاری میں آگرہ کے اخبار مسافر سے کم نہیں۔ اہل فقہ سے محبت اور مودت کے تعلقات بتلاتا ہوا لکھتا ہے۔

"یہ حنفی شیعوں کا ساتھ خواہ بخواہ ۔۔۔ کسی امر میں موافقت نہ صرف بوجہ تقلید کے ہے بلکہ فرقہ حنفی کے اکابر ہمیشہ ائمہ کے معترف رہے کہ امام اعظم شاگرد جناب امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہ السلام تھے۔ اس لئے باوصف مخالفت جو زیادہ تر بوجہ سلطنت تھی ان میں ایسا اختلاف ہرگز نہیں ہے جیسا کہ موقع میں ایک دوسرے کا شریک رہا جیسے وہابیت نے قدم جمانا شروع کیا کہ ابتدا ہندوستان میں زیادہ تر شاہ ولی اللہ صاحب سے ہوئی انتظام میں ترقی ہوئی اور شاہ

؎ بریلی کے خود ساختہ مجدد اور ان کی پارٹی نے جو ندوۃ العلماء پر فتاوی الحرمین لیا اس کا باعث اس میں یہی غیر مقلدیت کی بانی حضرت شاہ ولی اللہ کو کہا ہے مگر اہل فقہ اور دیگر عوام مولانا شاہ اسمعیل شہید کو بانی قرار دیتے ہیں لیکن دانا ان خبطیوں کی باتوں کو سن سن کر ہنستے ہیں کہ یہ کیا کہ رہے ہیں۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ خاندان چراغ دہلی اگر غیر مقلد تھے (اور واقعی تھے) تو غیر مقلدیت کا پایا بہت بھاری ہے اور ضرور ہے ؎

گدایاں را ازیں معنے خبر نیست ✽ کہ سلطان جہاں با ماست امروز
(اہلحدیث)

عبدالعزیز نے تحفہ لکھکر وہ آگ لگائی کہ پناہ بخدا۔

تاہم باخود ہا ایسے مراسم رہی کہ ایک دوسری کا شریک رہا چنانچہ اب تک لکھنؤ کے علمائے شیعہ و حنفی میں کچھ جھلک اسکی باقی ہے اور تحفہ لکھنؤ اسکو مٹارہا ہے مگر تم نے کبھی وہابی اور شیعہ یا وہابی اور حنفی میں وہ روابط نہ دیکھے ہونگے کیونکہ وہابی ایک خاص طرح کے منافق ہیں جو سب کی دل آزاری کرتے ہیں

دیجا ما رج ست ہے (اہلحدیث)

اخبار اہل فقہ کو سال بھر سے زیادہ ہوا کہ کس آب و تاب سے ہر ہفتہ نکلتا ہے اور اپنے مخالف کا جواب بھی دیتا ہے مگر تم نے اس میں کوئی جملہ دل آزار نہ دیکھا ہوگا کہ ائمہ اطہار کی شان میں کسی طرح کی اس نے گستاخی کی ہو کیونکہ وہ انکی ولا اور محبت کو جزو ایمان سمجھتا ہے جو قدیم طریقہ اہل سنت تھا اور ہے نہ وہ خارجیت کا معلم ہے نہ ناصبیت کا مروج بلکہ فقہ حنفی کا حامی و مددگار ہے مگر اپنے اس دین کو سنبھالے ہوئے جو اسکا طریقہ قدیم ہے جس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اہل سنت یہی ہے جو اپنے خلفائے ثلاثہ کی تعظیم و حمایت کے ساتھ خاندان رسالت کے ساتھ کسی طرح کی بے ادبی کو جائز نہ رکھتا ہو" (دیکھو وہ اصلاح ۔۔۔)

اہل فقہ اور اس کے حامیو! اور ہوا خواہو! یہ برادری اور اخوت شیعہ تم لوگوں کو مبارک ہو ؎

میری پہلو سے گیا پالا سنگ سے پٹا ✽ رل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اخیر میں اڈیٹر صاحب اصلاح نے خیر میں سے ہمیں کچھ نصیحت فرمائی ہے وہ بھی ناظرین کو سناتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اب ہم اڈیٹر اہل حدیث کی خدمت میں مؤدب طریقہ سے عرض کرتے ہیں کہ اب ایسی کوشش کیجیے کہ دائرہ اہل اسلام میں آ جائے۔ رسول اللہ اور ان کے اہل بیت اطہار کی شان میں تو گستاخی نہ کیجیے۔ آپکا فرقہ ابھی نیا ہے۔ اسلام سے کو سوں دور ہے۔ نہ رسول کو رسول مانتا ہے نہ خدا کو خدا۔ بت پرستی کی بو آرہی ہے۔ جسمیت خدا آپکے عقیدہ میں داخل ہے پھر کیوں ناحق مسلمانوں سے الجھتے ہیں۔ دیکھیے آپ کی جگہ آپکے بڑے بھائی آریہ اور مرزا

؎ اخبار النجم کو بدزبان تم کہتے ہیں۔ (اڈیٹر)

؎ اہل فقہ کے حامیو! اس تعریف پر پھول نہ جانا یا درکھنا ؎

صائب! دو چیز می شکند قدر شعر را ✽ تحسین ناشناس و سکوت قدرشناس
(اہلحدیث)

قادیانی لے رہی ہیں اُنہیں سے گلہ نہ پڑا ئیے - تنقید بخاری کی فکر چھوڑ دیجئے کیونکہ اس ظلمت کدہ کا زمانہ آخر ہو چکا صحیح بخاری چراغ سحری ہے آفتاب نکل آیا - سب اندھیرا جانا چاہتا ہے - دوسری جلد تنقید بخاری قریب الاختتام ہے اب کوئی نہ بخاری کا نام لیگا نہ ابن تیمیہ کا کیونکہ دونوں نبوت یزیدکے نام لیوا ہیں" (صہ ۲۳) رجھوٹے پر ہزار لعنت کہو آمین - (اہلحدیث)

جواب - ہاں جناب بہت خوب لیجئے ہم آپکو اپنا دین وایمان بتلائے دیتے ہیں سے

زاہد تری نماز کو میرا سلام ہے ✦ بے حُبِ اہل بیت عبادت حرام ہے

مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ بھی آنہی لوگوں میں تو نہیں جو ائمہ اہل بیت کو دروغ گو مسائل شرعیہ میں تحریف کرنیوالے - معمولی معمولی آدمیوں سے ڈر کر احکام شریعت کو بدلنیوالے - سب لوگوں کے سامنے نورہ ملکر ننگے نہانے والے - خدا کے دین کو لوگوں سے چھپانے والے - وغیرہ ذالک من الہفوات کہا کرتے ہیں علیہم ما یستحقو غالباً تم ان نالائقوں کو جانتے ہو - اگر نہ جانتے ہو تو سُنو! اور اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ کا صہ ۳ نکالکر دیکھو کہ حضرت امام ابوجعفر باقر رضی اللہ عنہ پر کیا کیا بہتان لگایا گیا ہے کہ ایک شخص کو مسئلہ کا کچھ جواب دیا - دوسرے کو کچھ - پہلے سائل نے اعتراض کیا کہ ہیں یہ کیا مجھے کچھ اور اسے کچھ تو امام نے جواب دیا یا زرارۃ ان ھذا خیر لنا وابقی لنا ولکم ای زرارہ یہ دو رنگی تمہارے اور ہمارے لئے بہتر ہے اور ہمکو اور تمکو بہت دیر تک زندہ رہنے کا سبب ہے) واہ کیا کہنے ہیں سے

علاوہ عدو سے قسم بھی کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

اسی کتاب کا صہ ۴۸۲ نکالکر دیکھو جہاں لکھا ہے قال ابو عبداللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ یعنی امام جعفر نے اپنے شاگرد سلیمان نامی کو نصیحت کی کہ جو شخص دین کو چھپا دیگا خدا اُسکو عزت دیگا اور جو ظاہر کریگا خدا اُسکو ذلیل کریگا -

فروع کلینی کتاب التجمل صہ ۲۱ نکالئے جہاں لکھا ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ حمام میں گئے تو کپڑے اتار کر سب کے سامنے بالکل ننگے ہو کر غسل فرمانے لگے کسی شاگرد نے عرض کیا حضرت آپ تو ہمیں تہ بند باندھنے کا حکم فرمایا کرتے ہیں آج یہ کیا ماجرا ہے کہ سب کچھ برہنہ ہو رہا ہے - فرمایا اما علمت ان النورۃ قد اطبقت العورۃ (کیا تو نہیں جانتا کہ میں نے جو بدن پر نورہ (بال اُڑانے کی

دوا) ملی ہوئی ہے - اُس نے ننگیز کو ڈھانپ لیا ہے) واہ سبحان اللہ! نورہ ہُوا اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑے ہوئے جو حرامزادوں کو نظر نہ آتے تھے - اور سُنئے! فروع کافی کتاب الصید صہ ۸۱ نکالکر دیکھئے کہ ظالموں نے ائمہ اہلبیت پر کیا کیا بہتان لگا رکھے ہیں لکھا ہے کہ امام جعفر فرماتے تھے کہ میرے والد امام باقر بنی امیہ سے ڈر کر باز اور شکرے کے شکار کو حلال کہتے تھے مگر میں حرام کہتا ہوں - کان یتقیھم وانا لا اتقیھم وہ اُن سے ڈر کر تقیہ کرتے تھے مگر میں نہیں کرتا - یہ تو ہُوا اُن ائمہ اطہار کی شان میں جو چھوٹے درجہ کے ہیں آئیے اب ہم آپکو بتلائیں کہ ظالموں نے ان کے دادا اور جدامجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر کیا کیا بہتان لگائے ہیں -

فروع کلینی کتاب النکاح صہ ۱۹۵ نکالکر سامنے رکھئے جہاں لکھا ہے کہ ایک عورت نے حضرت عمر کے پاس آکر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے مجھے سزا دیجئے حضرت عمر نے اسکو رجم کا حکم دیا حضرت علی نے اُس سے پوچھا کہ تو نے کیسے زنا کیا اُس نے کہا مجھے جنگل میں سخت پیاس لگی تھی ایک اعرابی سے میں نے پانی مانگا اُس نے کہا جبتک تو میرے ساتھ راضی نہو میں پانی نہ دونگا - آخر جب میں پیاس کی شدت سے بہت ہی تنگ ہوئی تو میں نے اُسے اپنی رضامندی دیدی ظالم کہتے ہیں یہ سُنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تزویج ورب الکعبۃ خدا کی قسم یہ تو نکاح ہے - واہ واہ کیا کہنے ہیں زانیوں کے لئے کیا آسان طریقہ نکل آیا

ناظرین! آپ یہ سُنکر حیران ہوں اس سبائی پارٹی نے تو ائمہ اہل بیت کو اس سے زیادہ بُری صورت میں دکھایا ہے جتنا ہندوؤں نے کرشن کو دکھایا ہے یہ تو نمونہ ہے اُن بہتانات کا جو ان ظالموں نے ائمہ اہل بیت پر لگائے ہیں اور اگر یہ سبائی پارٹی باز نہ آئی تو ہم اس سے زیادہ بھی دکھائینگے سے

شیشہ مے کی طرح اے ساقی ✦ چھیڑ و مت کہ بھرے بیٹھے ہیں

منکرین حدیث کے حملے اور اُنکا جواب نمبر ۲

کسی گذشتہ نمبر میں ہم بتا چکے ہیں کہ لاہور کی اہل قرآن پارٹی آجکل بے طرح حدیثوں پر منہ کھول کر رہی ہے جسکا نمونہ بھی دکھایا تھا آج دوسرا نمبر دکھاتے ہیں - اہل قرآن پارٹی اپنے رسالہ اشاعۃ القرآن میں لکھتی ہے -

یہ حدیثوں کی کائنات	کتاب مسلم صہ ۲۹۵ میں ابوہریرہ سے روایت ہے

قال رسول اللہ صلعم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع ترجمہ آدمی کے جھوٹے ہونے کو یہ بات کافی ہے کہ جو کچھ سنے اُس کو (بلا تحقیق) بیان کر دے۔ یہ حدیث مختلف طرق سے روایت کی گئی ہے اور اسی حدیث کے مطابق دوسرے راویوں کے اپنے قول بھی ہیں مثلاً وہب نے امام مالک کا قول روایت کیا ہے لا یکون اماما ابدا وھو یحدث بکل ما سمع یعنی ایسا شخص کبھی امام نہیں ہوسکتا کہ جو کچھ سنے بیان کردے۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ تمام حدیثوں میں بجز سنے سنائے افسانوں اور ڈھکوسلوں کے اور کیا ہے۔ امام مالک نے تو گویا تمام اماموں کی امامت چھین لی اور انکو معزول کر دیا۔ کیونکہ اماموں کے مقلدین بڑی فخر سے کہتے ہیں کہ ہر امام اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ حدیثوں کے موافق کہتا ہے اور مقلدین کے رقیب اہل حدیث کہتے ہیں کہ فلاں فلاں اماموں نے فلاں فلاں قیاس اور اجتہاد کیا ہے اور فلاں امام کو حدیث کی ہوا بھی نہیں لگی اور خود ایک امام دوسرے امام کے اجتہاد کو توڑتا اور اسکو حدیث کے خلاف بتاتا ہے یعنی اسکو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ پھر بھی جس طرح مقلدوں کے نزدیک امام کی تقلید اور اہلحدیث کے نزدیک راویوں کی تقلید ایمان کی جان ہے اور عین ایمان ہے۔ اسی طرح اس صورت میں کتب فقہ و کتب حدیث مذکورہ بالا حدیث کے موافق جھوٹ کا طومار ہیں اور جھوٹ ہی کے دریا میں اُن کی مذہب کا جہاز چل رہا ہے۔ پھر مسلم کے صفحہ ۲ میں ایک عجیب و غریب حدیث ہے عن عامر بن عبدۃ قال عبداللہ ان الشیطان یتمثل فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثھم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منھم سمعت رجلا اعرف وجھہ ولا ادری ما اسمہ یحدث ترجمہ عامر بن عبدہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ شیطان ایک مرد کی صورت بنکر لوگوں کے پاس آ پہنچتا ہے پھر اُن سے جھوٹی حدیثیں بیان کرتا ہے جب لوگ متفرق ہوجاتے ہیں تو ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا ہے جسکی میں صورت تو پہچانتا ہوں مگر نام نہیں جانتا وہ یوں بیان کرتا تھا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حدیثوں کے راوی شیاطین بھی ہیں۔ مگر یہ نہیں تصریح کی کہ وہ شیاطین الانس ہیں یا شیاطین الجن۔ اور دونوں کی پیشانیوں پر یا بہ الامتیاز کی کیا علامت کندہ ہے اور جو راوی ان کے سوا ہیں اُن کے ساتھ بھی کوئی دُم چھلا ضرور ہوگا پس حدیث میں یہ کسر رہ گئی۔

ہم تو کچھ نہیں کہتے راویوں کو خود راوی ہی شیطان بتا رہے ہیں۔ اس سے بھی عجیب پر اسی صفحہ پر ایک اور حدیث سنئے: عن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال ان فی البحر شیاطین مسجونۃ اوثقھا سلیمان یوشک ان تخرج فتقرء علی الناس قرآنا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا دریا یعنی سمندر میں بہت سے شیطان ہیں جنکو سلیمان علیہ السلام نے قید کیا ہے قریب ہے کہ وہ نکلیں اور لوگوں کو قرآن سنائیں“ معلوم نہ ہوا ان قرآن پڑھنے والے شیاطین کو سلیمان علیہ السلام نے کس گناہ پر قید کیا۔ کیا وہ آپ ہی زنجیریں توڑ کر قرآن پڑھنے چلے آئینگے۔ کیا وہ کمزور زنجیروں میں نہیں بلکہ کچے دھاگوں میں جکڑے گئے تھے۔ یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ یہ شیاطین سمندر کے کونسے جزیرے میں قید کئے گئے تھے۔ یا ہوا میں معلق مقید تھے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ عبداللہ بن عمر کو یہ حال کیونکر معلوم ہوا۔ شاید شیاطین کی یہ حدیث انکو بطور الہام آتی ہو۔ شیاطین قرآن مجید تو پڑھ نہیں سکتے کیونکہ قرآن مجید نے اُن کے جد امجد ابلیس کو مرتد اور مردود کردیا ہے۔ پس ضرور راوی کو دہوکا ہوا ہے۔ عبداللہ بن عمر نے بجائے فتقرء قرآنا کے فتقرء الحدیث کہا ہوگا اور اس سے قبل کی حدیث سے بھی مطابقت ہوتی ہے کہ ان الشیطان لیتمثل فی صورۃ الرجل فیحدثھم بالحدیث یعنی شیطان مرد کی صورت میں ہوکر حدیث بیان کرتا ہے قرآن مجید کو تو معاف ہی رکھتے تو بہتر تھا ایسی مہربانیاں تو حدیث ہی پر مناسب ہیں۔

ایسی لغویات دیکھکر بھی حدیث والوں کو شرم نہیں آتی۔ خود حدیثیں کہہ رہی ہیں کہ راویوں میں انسان بھی ہیں اور شیطان بھی مگر وہ شناخت نہیں ہوسکتے گویا احادیث ایک طلسم یا بھول بھلیاں ہیں جنکو بجز قرآن مجید کے کوئی نہیں توڑ سکتا۔ واشاعۃ القرآن بابت بجم دسمبر ۱۹۱۳ء)

جواب - مثل مشہور ہے کسی بہو کے سے سوال ہوا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ اُس نے جواب دیا چار روٹیاں۔ یہی حال ہر ایک شخص کا ہے جسکو تحقیق حق سے کام نہیں۔ پس سُنئے حدیث کے معنے عربی میں بات کے ہیں۔ خواہ کسی کی ہو۔ حدیث الصدق ہو یا حدیث الکذب۔ حدیث النبی ہو یا حدیث الولی۔ حضرت شیخ فریدالدین مرحوم فرماتے ہیں ؎

اے برادر آخرت را توشہ کن ✻ بس حدیث این و آں کم گو و کن

بقلم ... قیمت ... سالانہ ... پتہ اہلحدیث امرتسر

البتہ اصطلاح علم حدیث میں جہاں کہیں حدیث کا لفظ آیا ہے۔ وہاں حدیث النبی مراد ہوتی ہے لیکن اس محاورہ سے سابقہ عبارات اس اصطلاح کی پابند نہیں ہیں پس سنو! پہلی حدیث میں جو یحدث کا لفظ آیا ہے وہ بھی عام معنے میں ہے چنانچہ آپنے خود ہی اسکا ترجمہ عام الفاظ میں کیا ہے یعنی کسی بات کا بیان کرنا پس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ جو کوئی ہر قسم کی سنی سنائی باتیں بلا تحقیق آگے کہہ دیتا ہے وہ جھوٹا ہے اس سے آپکا یہ نتیجہ نکالنا کہ تمام حدیثیں سنے سنائے افسانے ہیں علم حدیث سے ناواقفی پر مبنی ہے اس حدیث میں سنی سنائی سے مطلب بے تحقیق بات کا بیان کرنا ہے چنانچہ آپنے خود ہی (بلا تحقیق) کا لفظ بریکٹ میں لکھا ہے لیکن جس نے علم حدیث کے کوچہ میں ایک دفعہ بھی قدم رکھا ہوگا وہ بھی جان سکتا ہے کہ احادیث میں جو تحقیق کیگئی ہے وہ اگر اسکو کیجائے تو سچی بات کا پتہ فوراً لگ سکتا ہے۔ مثال کے لئے سنو!

پچھلے دنوں ہم نے سنا تھا۔ بلکہ اخبار شحنہ ہند میں پڑھا بھی تھا کہ اہل قرآن کی مسجد میں امام صاحب نے نماز کے اندر زور سے گوز مارا اور کہا کہ قرآن شریف میں گوز سے وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں ہے اسلئے کوئی حرج نہیں یہ بھی سنا کہ اہل قرآن ننگے ہوکر صرف لنگوٹا باندھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ پس جن لوگوں نے بے تحقیق ان باتوں کو آگے روائیت کردیا ہوگا وہ اس حدیث کے وعید میں آئے لیکن جب ہم نے تحقیق کیا تو واقع اسکے خلاف پایا۔ چنانچہ رسالہ اشاعت القرآن بابت دسمبر صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے کہ گوز نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غرض یہ حدیث اُن بازاری افواہوں کے متعلق ہے جو بازاروں میں ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر سنائی اور پہنچائی جاتی ہیں جن میں تحقیق سے کوئی مطلب نہیں ہوتا لیکن احادیث نبویہ کی تو شان ہی اور ہے پہلے یہ کہ کس سے سنی۔ اُس نے کس سے سنی۔ اُس نے کس سے سنی۔ پہلا شخص کیسا ہے دوسرا کیسا ہے۔ ان دونوں کے درمیان کوئی راوی چھوٹ تو نہیں گیا۔ اُس نے اپنے کانوں سے اپنے اُستاد سے سنی یا کسی کے ذریعہ سے۔ پھر یہ کہ راوی کی عادات عامہ کیسی تھیں۔ راست گو ہے یا دروغ گو یا لاابالی پھر یہ کہ خاص سبق سنتے وقت غفلت سے بیٹھا ہے یا ہوش سے۔ ان سب شرائط سے بالاتر ضروری شرط یہ ہے کہ اُسکی یہ روائیت بیان الفاظ ہے یا اپنی درائیت یعنی سمجھ اور ذاتی قیاس۔ بسا اوقات آدمی ایک بات ایسی کہہ دیتا ہے کہ وہ سُنی ہوئی یا دیکھی ہوئی تو نہیں ہوتی بلکہ محض اپنے خیال سے تراشی ہوئی ہوتی ہے اسکو محدثین کی اصطلاح میں درائیت کہتے ہیں۔ محدثین کہتے ہیں راوی کی روائیت تو حجت شرعی ہے مگر درائیت یعنی اپنی سمجھ حجت نہیں۔ آئیے میں آپکو اسکی مثال سُناؤں۔

حدیث میں آیا ہے قاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ یعنی آنحضرت نے قے کی پس وضو کیا۔ راوی حدیث اگر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو یہ اُسکا خیال اور درایت ہے مشاہدہ قابل بیان صرف اتنا ہے کہ راوی نے آنحضرت کو دو کام یکے بعد دیگرے کرتے دیکھا۔ ایک قے دوسرا وضو۔ پس اُسکا یہ بیان تو روایت ہے کہ آنحضرت نے قے کرنے کے بعد وضو کیا۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ بتلانا کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے محض راوی کا اپنا خیال ہے جسے محدثین روائیت سے الگ جانتے ہیں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ آنحضرت کا وضو پہلے ہی سے نہ ہو جو بعد قے کرنے کے آپنے کیا اس میں بعدیت کا علاقہ ہے اس کے متعلق میں اپنا ایک واقعہ آپکو سناؤں۔ گذشتہ ایام میں میرے نے اٹھائی کہ تفسیر القرآن عربی میں نے علیگڑھ والوں سے دو سو روپیہ اس افواہ کو یہانتک ترقی ہوئی کہ بڑی بڑی مقدس مسجدوں میں اسکا اظہار وعظوں میں ہوا لیکن بقاعدہ محدثین کسی نے اس کہ کہاں سے آئی اور کہاں تک ختم ہوئی۔ یہ ثابت ہوا کہ کسی مقدس صاحب نے کہا کہ میرے خیال میں اس نے علیگڑہ والوں سے کچھ لیکر لکھی ہے بس اس سے آگے جو روایت چلی تو خیال اور گمان کے الفاظ سب حذف ہو ہوا کر اُنکی جگہ یقین کے الفاظ ہوگئے۔ اس قسم کے واقعات اور روایات اس حدیث کی مصداق ہیں کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع نہ کہ احادیث نبویہ جنکی تحقیقات کرنے میں محدثین نے عمریں لگادیں۔

دوسری حدیث کا مطلب بھی یہ نہیں جو آپنے سمجھا بلکہ سچ پوچھو تو اس حدیث کا ترجمہ دیکھکر ہمارا حسن ظن جو اہل قرآن پارٹی کی نسبت تہا وہ بالکل بدل گیا جسکا ہمیں سخت افسوس ہے۔ آپنے کمال ایمانداری سے اس میں حدیث کے لفظ کا ترجمہ (حدیثیں) کیا ہے جس سے آپکی نیت کا فتور ہم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس میں جو حدیث کا لفظ آیا ہے اُس سے وہی عام معنے مراد ہیں یعنی باتیں پس روائیت مذکورہ کے معنے یہ ہیں کہ شیطان لوگوں کے پاس آتا ہے اور ایسی ویسی ادہر ادہر کی باتیں بیان کرجاتا ہے لوگ چونکہ تحقیق سے کام نہیں لیتے اس لئے آگے بیان کردیتے ہیں کہ ہم نے ایک شخص سے سنا کہ فلاں جگہ ایک اہل قرآن نے نماز میں گوز مارا تھا۔ مگر محدثین اس قسم کی روایات کو گوز شتر سے زیادہ نہیں جانتے کیونکہ اُن کے ہاں یہ اصول ہے کہ جس سے روایت سنو

ahmadimuslim.de

اس کی شخصی معرفت تو کیا تمام بود و باش بلکہ نیک و بد حالات معلوم کر کے اعتبار کرو۔ پھر آپ کا یہ نتیجہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ حدیثوں کے راوی شیاطین ہی ہیں۔ حالانکہ اس روایت میں یہ لفظ ہی ہے کہ اعرف وجھہ ولا ادری ما اسمہ جسکا ترجمہ آپ نے خود کیا کہ نام نہیں جانتا۔ کیا کسی حدیث میں آپ نے دیکھا کہ کوئی راوی یہ کہے .... کہ میں نے یہ حدیث ایسے شخص سے سنی ہے جسکا میں نام نہیں جانتا۔ اے جناب نام جانکر بلکہ ولدیت جانکر بھی اگر اس کے مفصل حالات کا علم نہیں تو اس راوی کو بھی مستور او مجہول کہتے ہیں اور اسکی روایت معتبر نہیں کیجاتی۔ کیا اسی تحقیق پر آپ علم حدیث کا رد کرنے کو آئے ہیں۔ آہ سے

ابھی دل ربائی کے انداز سیکھو ❊ کہ آساں نہیں دل بہانا کسی کا

تیسری حدیث کا مطلب بھی آپ نے نہیں سمجھا۔ اس میں جو ذکر ہے کہ شیاطین قرآن پڑھینگے اس سے مراد یہ ہے کہ شیاطین ایسے کلام پڑھینگے جنکو قرآن کہکر ظاہر کرینگے (دیکھو نووی شرح مسلم) یہ تو ہم نے بچشم خود دیکھا اور بگوش خویش سنا۔ آج اہل قرآن پر سوال ہوتا ہے کہ فلاں مسئلہ کس آیت سے نکلا ہے تو اس کے جواب میں الیسی آؤ بٹناپ مارتے ہیں کہ الامان۔ آیت تو پڑھتے ہیں مگر اس کے ترجمہ میں ایسے ایسے الفاظ داخل کرتے ہیں کہ اوکنو کیا جبرئیل کو قرآن لاتے وقت بھی ان الفاظ او معانی کا علم نہ ہوگا۔ مثال کے لئے ایک آیت کا ترجمہ سنو! قرآن مجید کی آیت ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (پ ۱۷ ع ۱۵) اس سے پہلے ذکر ہے کہ مہاجرین شہداء کو خدا تعالیٰ نہایت پسندیدہ جگہوں میں داخل کریگا "یہ اسلئے کہ اللہ ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور اس لئے کہ اللہ ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ یہ اسوجہ سے کہ اللہ ہی کی ذات برحق ہے اور یہ لوگ جن جن سے دعائیں مانگتے ہیں وہ اپنی ذات میں فنا ہیں اور اس سبب سے کہ اللہ ہی بہت بلند اور بڑائی کا مالک ہے"

اب سنئے! اس آیت کا اہل قرآن پارٹی نے کیا ترجمہ کیا ہے۔ واللہ میں ترجمہ کو سنتے ہی ناظرین سمجھ جائینگے کہ حدیث میں جو شیاطین کے قرآن پڑھنے کی پیشگوئی ہے وہ صادق ہو چکی ہے۔ مولوی چکڑالوی صاحب لکھتے ہیں:- "قرآن کریم میں جیسے کہ یہ الفاظ ہیں مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ

اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ترجمہ جس قول و فعل یا کسی اور چیز کی طرف لوگ رغبت کرتے ہیں جو سوائے اسکی کتاب کے ہو وہ بالکل باطل ہے میں ان سے بیزار ہوں کیونکہ تحقیق اللہ ہی ہر طرح بلند شان بزرگ ہے بس "تکبیر لفظ ما سے کہیں تک نماز کے ہر رکن کے شروع میں کہنی فرض ہے" (برہان الفرقان ص ۲۸۴)

دیکھئے تو کس صفائی سے آپنے بے جوڑ زائد الفاظ ترجمہ میں داخل کر کے یہ بتلانا چاہا ہے کہ یہ سب کچھ قرآن ہے۔ حالانکہ قرآن نہیں۔

خیر یہ تو آپکو اس حدیث کی پیشگوئی سمجھانے کو مثال دی گئی ہے آپ تو اپنے سوالات کے جوابات سنئے۔ افسوس ہے آپ اہل قرآن کہلا کر ایسے سوال کرتے ہیں آئیے ہم آپ کو ان سب سوالات کے جوابات قرآن ہی میں دکھائیں غور سے سنئے!

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ (پ ۲۳ ع ۱۲)

اسکا ترجمہ لفظی ہی مدعا بتلانے کو کافی ہے۔ ارشاد ہے کہ:-

"ہم (خدا) نے سلیمان کے حکم کے ماتحت شیاطین کو کر دیا جو مکانات بناتی اور سمندروں میں غوطے لگاتے تھے اور انکے سوا اور شیاطین بھی تھے جو بیڑیوں میں قید تھے"

اگر آپ میں انصاف ہوتا تو روایت مذکورہ کا مضمون اس آیت میں سمجھتے ہاں عبداللہ بن عمر نے جو یہ روایت بیان کی ہے اس قسم کی روایات کی بابت محدثین نے عام جواب دیا ہوا ہے کہ جو صحابی اسرائیلی روایات بیان کرنے کا عادی ہو انکی ایسی روایت تو اسی قسم (اسرائیلی) سے سمجھی جائیگی اور دلیل شرعی نہ ہوگی مگر جسکو ایسی عادت نہ ہوگی انکی روایت کو مرفوع حدیث کا حکم ہوگا۔ مگر ابن عمر کی عادت اسرائیلی روایات بیان کرنے کی نہ تھی اس لئے بقاعدہ محدثین یہ روایت حدیث مرفوع کے حکم میں ہے۔ افسوس ایسے لغو سوالات کرنے سے اہل قرآن اپنا پول ظاہر کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ صحبت باقی)

اہل فقہ

کسی مذہبی یا علمی مسئلہ کی طرف توجہ بھی آیا ہی نہیں۔ یہانتک کہ جب ... نے علماء دیوبند ... گنگوہ کو حنفیت سے خارج کیا تھا تو ہم نے اور ہمارے نامہ نگار نے اس سے حنفیت کی تعریف پوچھی تھی جسکا جواب اس نے آج تک نہیں دیا۔

بتاؤ تو نیچی نظر آج کیوں ہے ✽ یہ کیوں دار پر لٹک ہے او چھا تھا را

افسوس اہلحدیث تقاضا پیچیں اس شخ توجہ کی حالانکہ بحیثیت مذہب انکا پہلا فرض تھا کہ اس سوال کا جواب دیتا۔ اس لئے ہماری توجہ ہٹانے کو آجکل وہ ہماری ذاتیات پر حملہ کر رہا ہے۔ ۳۰ جنوری کے پرچہ میں او سنہ پیپر دو بہتان کسی فرضی ابوالحسن[1] اہلحدیث امرتسری کے نام سے لگائے ہیں۔ تعجب ہے کہ امرتسر کو واقعات کے متعلق بہتان ہیں جنکی تکذیب امرتسر کا ہر ایک واقف کار باشندہ کر سکتا ہے وہ یہ ہیں (۱) میں نے مدرسہ تائید الاسلام کو مسجد سے باہر نکالا۔ (۲) میں نے خلیفہ عبدالرحمن کو مدرسہ سے بے تعلق اور انکا وظیفہ بند کرایا۔

جی میں تو یہی آتا ہے کہ ایسے بہتانات اور کذب بیانیوں کے جواب میں وہی کہدیا جائے جو کتاب اللہ نے کہا ہے۔ لیکن چونکہ وہ سزا کسی کے کہنے پر موقوف نہیں بلکہ جونہی کسی کاذب کے منہ سے کذب نکلا وہ سزا (لعنت) اسپر وارد ہو گئی اسلئے ہم اسکا تو ذکر نہیں کرتے بلکہ انکو یہ بتلاتے ہیں کہ انجمن تائید الاسلام کے عہدہ دار اور ممبر عموماً زندہ ہیں جناب مولوی احمد اللہ صاحب میر مجلس۔ حاجی دین محمد صاحب پنشنر سابق سکرٹری۔ قاری رحیم بخش صاحب ممبر موجودہ سکرٹری۔ خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال وغیرہ معزز ممبران سے دریافت ہو سکتا ہے کہ مدرسہ مذکور میرے آنے سے پہلے ہی مولوی عبدالرحمن مرحوم کے زمانے سے شیخ خدابخش صاحب جج مرحوم کے مکان میں تھا۔ یا مسجد میں تھا۔ اگرچہ ترقی کی نیت سے مسجد سے باہر نکالنا بھی کوئی جرم نہیں مگر چونکہ واقع کے خلاف ہے اس لئے محض کذب ہے۔ اگر ممبران کا زبانی بیان معتبر نہ سمجھا جائے تو مدرسہ کی قبض الوصول سے بھی تسلی ہو سکتی ہے کہ کس سنہ میں مدرسہ کے لئے مکان لیا گیا اور کس سنہ میں یہ مدرس ہو کر آیا تھا۔ افسوس ہے ان لوگوں کے اخلاق کیسے گرے ہوئے ہیں کہ ضد اور نفسانیت میں جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ اسی قسم کے بیہودہ افترایات ہمیشہ مخالفوں کی طرف سے لگا کرتے ہیں۔ ایک زمانہ امرتسر میں ایک انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی تھی جب وہ قائم نہ رہی تو بدگوؤں نے ہمارے دوست شیخ عبدالعزیز بوٹ فروش سکرٹری انجمن کے نام تمام بدنامی تھوپ دی بلکہ روپیہ کے غبن کا الزام بھی انہی پر لگا دیا۔ بدگوؤں کی ہمیشہ یہی عادت ہے۔

دوسرا بہتان بھی محض دروغ بے فروغ ہے اسکا ثبوت بھی اُن ہی لوگوں سے مل سکتا ہے جو انجمن تائید الاسلام کے معزز عہدہ دار یا ممبر تھے کہ میں نے کب اور کیونکر خلیفہ کو مدرسہ سے بے تعلق کرایا تھا۔

اہلفقہ کے حامیو! کیا جھوٹ بولنے سے ہی فقہ کی ترقی ہو سکتی ہے ایسی ترقی تم ہی کو مبارک۔

یہی فرضی یا مستور نامہ نگار بار بار خواہش کرتا ہے کہ میں اپنے ذاتی عیوب اہلحدیث میں شائع کرنیکا وعدہ کروں اسلئے میں اُسے اطلاع دیتا ہوں کہ گو میری حالت ایسی ہے کہ ع بتر زانم کہ خواہی گفت آنی۔ تاہم میں انکو اجازت دیتا ہوں کہ وہ تمام میرے عیوب لکھکر میرے پاس لے آوے۔ اگر وہ اسی قسم کے ہوئے جنکا نمونہ اوپر مذکور ہے تو انکی تسلی کر دی جاویگی اور اگر واقعی ہوئے تو میں انکو مع معذرت شائع کر دونگا۔

کانگرس اور کانفرنس

بڑے دن کی تعطیلوں میں یہ دو بھاری جلسے ہوتے ہیں۔ ان دونوں جلسوں کی غرض و غائت الگ ہے پہلا جلسہ ہندوؤں کا ہے جو ملکی ترقی کے لئے کوشش کرتے ہیں دوسرا جلسہ مسلمانوں کا ہے جو مسلمانوں میں تعلیمی ترقی میں ساعی ہیں۔ ہندوؤں کے جلسہ میں ابکی دفعہ ایسی ایسی نالائق اور ناقابل بیان حرکتیں ہوئی ہیں کہ لکھتے اور سنتے شرم آتی ہے۔ معزز ممبران نے باہمی جوتہ پیزار تک نوبت پہنچائی۔ اور خوب گرماگرمی سے دونوں روز لڑائی ہوتی رہی۔ بیچاری فرشتہ سیرت مسٹر گوکلے کی بھی کچھ نہ سنی گئی۔ کیا یہی لوگ ہیں جو مسلمانوں کو اپنی چال پر چلانا چاہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں آئندہ کو کانگرس کمیٹی جہاں اور تجاویز پیش کرنے کے لئے پاس کرے ایک یہ تجویز بھی اُن میں ضرور داخل کیا کرے اور ہمیشہ اسکو مقدم سمجھا کرے کہ کانگرس کے پنڈال میں وہی آئے جو کسی معتبر ڈاکٹر سے صحت دماغ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہو۔ افسوس ہے

کون ہمسر ہو سکے جب خضر بہکانے لگا

قادیانی معجزہ

الحکم قادیان بڑی فخر سے مرزا صاحب کا معجزہ لکھتا تھا کہ آریہ کانفرنس کے لئے جو مضمون مرزا صاحب نے تیار کیا۔ وہ تین روز میں تحریر ہو کر چھپ بھی گیا۔ کیا یہ معجزہ نہیں۔ مگر ناظرین افسوس سے سنینگے کہ وہ مضمون آجتک بھی شائع نہیں ہوا۔ بھلا کہاں اس خاکسار کا مضمون القرآن العظیم تمام ملک میں پہنچ گیا ہے۔ کیا یہ کم معجزہ ہے؟ تو پھر کس کا ہے؟ اجی قرآن لانیوالا

---

[1] اگر واقعی کوئی ابوالحسن ہے تو اڈیٹر اہل فقہ کو چاہئے کہ اسکی سکونتی محلہ مع پیشہ کے لکھو جبتک وہ ایسا نہ کریگا ہم سمجھینگے کہ نہ کوئی ابوالحسن ہے نہ ابن الحسن بلکہ وہی ابوزید سروجی ہے جو حریری کے ہر ایک صفحہ پر مختلف رنگوں میں نظر آتا ہے۔ (اڈیٹر)

(فداہ روحی) کا صلوات اللہ علیہ وسلامہ ٭

مولوی ولی محمد صاحب جالندہری

دل کی دل ہی میں ہی بات نہ ہوئی پائی ٭ حیف صد حیف ملاقات نہ ہوئی پائی

تمام ہندوستان پنجاب کے لوگ جانتے ہونگے کہ مولوی صاحب جالندہری کو اہلحدیث کے حال پر کیسی کیسی عنایات ہیں کہیں ہی جائیں۔ آپ ان بیچارے اہلحدیثوں کو ہی کوستے رہتے ہیں آپ اخیر دسمبر کو فیروزپور کے علاقہ میں بھی آئے تو اپنی عادت کے مطابق انہی لوگوں کو کوسنا شروع کیا۔ آخر کار اسکا علاج یہ سوچا گیا کہ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل (شیر پنجاب) کو تکلیف دی جائے۔ غرض مولانا صاحب ۳۱ دسمبر کو فیروزپور پہونچے تو معلوم ہوا کہ مولوی ولی محمد صاحب ایک میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ہیں۔ آخر معززین کے مشورہ سے ایک خط مولانا صاحب نے اور ایک خط جناب مرزا ناصر علی صاحب وکیل فیروزپور نے مولوی ولی محمد صاحب کو لکھا جو ہو بہو نیچے لکھے جاتے ہیں۔ وکیل صاحب کا خط یہ ہے:۔

"مکرم و معظم بندہ جناب مولانا زاد الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یہاں فیروزپور میں عام اشتیاق ہے کہ جناب یہاں تشریف لائیں اور مسلمانان فیروزپور کو اپنے وعظ سے مستفیض فرمائیں۔ اگر آپ تشریف لائیں تو ملتجی ہوں کہ ایام قیام فیروزپور میں جناب اس خاکسار کی مہمانی قبول فرمائیں۔

والسلام۔ العبد ناصر علی وکیل شہر فیروزپور"

مولوی ولی محمد صاحب کی طرف سے انکا جواب آیا کہ:۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آج ضرور تا جالندہر جاؤنگا۔

الراقم مفتی ولی محمد"

مولانا ابوالوفا صاحب کا خط یہ ہے:۔

"بخدمت جناب مولوی ولی محمد صاحب جالندہری۔

سلام مسنون الاسلام کے بعد واضح ہو کہ میں جناب کی بشارت کا بہت مشتاق ہوں جالندہر میں دو دفعہ حاضر ہوا تھا۔ مگر افسوس کہ ملاقات نہ ہوئی۔ اب میں فیروزپور آپکی تشریف آوری کی خبر سنکر حاضر ہوا ہوں پس آپ فرمائیں کہ آپ فیروزپور شہر میں تشریف لاتے ہیں یا میں ہی دیہات میں حاضر ہو جاؤں؟ ترجیح ہے کہ آپ مسائل متنازعہ کا تصفیہ ضرور فرماوینگے۔ اس سے عمدہ موقع پھر شاید نہ مل سکے۔ والسلام

آپکا دیرینہ مشتاق ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (مولوی فاضل)

از فیروزپور یکم جنوری ۱۹۰۸ء"

وکیل صاحب کو تو مختصر سا جواب دیا کہ میں ضرورتا جالندہر جاتا ہوں۔ مولانا صاحب کے جواب میں لکھا کہ:۔

"وعلیکم السلام۔ اگر پہلے آپ موضع کثورہ کے جلسہ میں تشریف لاتے تو آپکی آرزو پوری ہو جاتی ایک موضع کالووالہ کے باشندگان نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ضرور مولوی ثناء اللہ کو لادینگے۔ دل میں افسوس ہی رہا۔ اب بہتر ہے کہ آپ جالندہر تشریف لاویں یا میں امرتسر میں آجاؤں فقط

رقیمہ فقیر ولی محمد"

یہ خط لیکر حاجی نور محمد صاحب قاصد نے پوچھا کہ آپ کس وقت جائینگے بولے شام کو حاجی صاحب نے کہا ہم اس وقت مولوی صاحب کو لے آدیں مولوی ولی محمد صاحب نے کہا ہم نے سب کچھ لکھ دیا۔ یہ رقعہ جب شہر میں مولانا شیر پنجاب کو ملا تو آپ گاؤں میں ہی چلنے کیلئے طیار ہوگئے۔ طیاری کر رہے تھے کہ تین آدمی اسی گاؤں سے آپہونچے کہ ہم تو ابھی مولوی ولی محمد صاحب کو ابکہ کی گاڑی میں سوار کرکے آئے ہیں۔ لو جی سے بس ہو چکی نماز مصلی اٹھائیے۔

فوراً یہ خبر تمام شہر میں مشہور ہو گئی لوگ جان گئے کہ مغل دیکھکر فارسی بھول جاتی ہے۔ دانا جان گئے کہ مولوی ولی محمد صاحب مولانا فاضل امرتسری سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے کوئی لنگڑی لومڑی شیر سے ڈرتی ہے۔ افسوس اہالی فیروزپور اور اطراف والوں کا شوق پورا نہوا۔ معلوم نہیں کونسی ضرورت مولوی ولی محمد صاحب کو ایسی پیش آگئی جس کی وجہ سے ایک دم بھر بھی آپکو رہنا مشکل ہو گیا۔ حالانکہ آپ موضع کثورہ میں عورات کو بیعت کرنے سے بہت کچھ کما ہی چکے تھے۔ افسوس! افسوس!! افسوس!!!

الراقم الٰہی بخش واعظ فیروزپوری

اڈیٹر:۔ ہم منتظر ہیں کہ حسب وعدہ جناب مولوی ولی محمد صاحب کب امرتسر تشریف لاتے ہیں۔ گو امرتسر میں مولوی صاحب کا ایک دفعہ وعظ بند ہو چکا ہے لیکن مباحثہ اور تصفیہ مسائل متنازعہ کے لئے آنا بند نہیں۔ میں دو

---

[1] یہاں پر ہمارا ایک کا لفظ لکھکر مولوی صاحب جالندہری نے ثابت کر دیا کہ گو آپ تقریر ہمیشہ اردو میں کرتے ہیں مگر اردو جانتے نہیں ایک کا لفظ نکرہ ہے۔ وہاں بولا جاتا ہے جہاں انکا موصوف بھی نکرہ ہو یہاں تو موضع کالووالہ معرفہ ہے پھر نہیں معلوم

ahmadimuslim.de

دفعہ جالندھر ہو آیا ہوں اس لئے ابھی اب آپ کا فرض ہے کہ امرتسر میں آئیں
میں تمام احباب اہلحدیث کو اطلاع دیتا ہوں کہ جناب مولوی صاحب جالندھری
جس علاقہ میں جائیں۔ اگر وہ مسلمانوں کو انکی مذہبی ضرورتوں کے مطابق وعظ و
نصیحت اور اصلاح کریں تو بڑی خوشی سے سنیں اور اگر اپنی عادت کے
مطابق مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کی تقریریں کریں تو ان سے مباحثہ کا معاہدہ
تحریری کرکے فوراً مجھے اطلاع دیں۔ مولوی صاحب یہی حسن رکھیں سے

انا مغرق الوادی اذا ما زجرت ✱ واذا نطقت فاننی الجوزاء

(ابوالوفاء)

مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

(از نامہ نگار)

صاحبو! اگرچہ میں (طالب العلم) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مقلد ہوں اور مجھکو آپ کی تقلید پر بہت بڑا ناز اور فخر بھی ہے۔ لیکن ... مقلد اور پیشوا
اس کے یہ معنے نہیں کہ جب میں ان کا مقلد ...
ہیں تو اس لئے جو کچھ ہماری آنکھ دیکھ رہی ہیں تو ا...
دین اور علماء شرع متین سب ذلیل و خوار رہا ...
پیاری آنکھوں سے اپنے امام کو دیکھتا ہوں انہیں آنکھوں سے اسی طرح امام بخاری
اور ممدوح شہید کو بھی دیکھتا ہوں مومن کی یہی شان ہے اور ایمان کامل کی
یہی علامت ہے۔

ہاں متقدم یا متاخر کی حیثیت سے یا مجتہد غیر مجتہد یا محدث غیر محدث کے
اعتبار سے ان کے باہم جو فضیلت ہو یہ اور شئے ہے لیکن نفس بندگی اور اللہ
تعالٰے کے نیک بندے ہونے کی جہت سے انمیں کوئی فرق نہیں جیسے ہمارے
امام ابوحنیفہ کوفی ویسے علامہ شہید اور امام بخاری۔ پس مولانا شہید علیہ الرحمۃ
کے ساتھ جو گستاخی اور بے ادبی اور ان کی اہانت اور مذمت میں کلمات بیہودہ
اور ناشائستہ زبان پر لاتے ہیں۔ یہ ان کے ضعف ایمان کا باعث ہے۔
ایمان کی بات یہ ہے کہ آپ اللہ تعالٰی کے مقبول اور برگزیدہ بندوں میں
بہت بڑے حامی دین و سنت و ماحی شرک و بدعت گذرے ہیں آپکی پیاری
زندگی جیسی سنت اور توحید کی حمایت میں کمربستہ رہی آپکی صداقت تو
آپکی سوانح عمریاں کے ناظرین پر آفتاب عالمتاب کی طرح آسمان پر روشن

ہے۔ آپنے دین محمدیہ کے اجراء میں جو جو آفتیں جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں شاید ہی
صحابہ رسول اللہ کے بعد آنجناب کی امت کے کسی فرد میں یہ جرأت اور یہ
بات ظہور میں آئی ہو۔ اور واقعی بات تو یہ ہے کہ یہ بات آنحضرت کی امت
کے کسی فرد میں پائی جاتی تو کیونکر اور کس طرح؟ یہ تو مشیت خداوندی تھی کہ وہ
رتبہ اور جلال جن جن نیک عملوں اور جن جن پاک کوششوں کی بدولت اجلۂ
صحابہ نے پائے اور جس وجہ سے نیک نام انکا جس پاک لقب سے ہمیشہ ہمیشہ
زبان زد خلائق رہا اس سے پیارے شہید بھی سرفراز و ممتاز ہوں۔
لیکن افسوس آج کل کے ہمارے وہ حنفی جنہوں نے اپنی حنفیت کی خاص پہچان
اور شناخت یہ رکھی ہے کہ مزاروں پر جا جا کر سجدہ اور صاحب مزار کو متصرف
فی العالم سمجھکر ان ہی سے طلب حاجت و مراد کیا کرے اور سالہا سال شبرات
اور مولود النبی کی مجلس ترتیب دیا کرے اور حضرت علی کو مشکلکشا اور حضور
انور صلعم کو عالم الغیب سمجھا کرے خلاصہ یہ ہے کہ جو توحید کی گردن نہایت بے
رحمی و بے دردی سے اتار کر بجائے ایک معبود کے کئی معبود ٹھیرائے ہیں
وہی حنفی ہے۔ یہ علامہ شہید کی کس بیباکی سے تحقیر اور تنقیص کرتے ہیں اور
... ان میں استعمال کرتے ہیں جسکو سنکر دل
... ق ہیں لیکن جب اپنے اگلے پیشواؤں اور
بزرگوں کی مصیبتوں کو جو تصور کرتا ہوں تو طبیعت ان جاتی ہے اور صبر کرنے
پر مجبور کرتی ہے۔
یہ تو کوئی نئی بات نہیں کہ پیارے شہید ہی کے ساتھ ایسا نیا معاملہ ظہور
میں آیا ہو کہ لوگ انکی طرح طرح سے تحقیر اور تنقیص کرتے ہیں۔ اور بری بری
کلمات سے خطاب ہی نہیں یاد کرتے ہیں بلکہ جتنے سلف صالحین اور بزرگان
دین گذرے ہیں سبھوں نے نفس و خواہش پرستوں کی زبان و قلم ناپاک
سے جسکو جتنا بہر حیثیت نے تقدیر الٰہی تھا مصیبت اٹھاتے اور ایذا اور دکھ پاتے
رہے دیکھو ہمارے پیشوا امام معظم حضرتنا و سیدنا و مقتدانا امام اعظم رحمہ اللہ کے
متعلق تذکرۃ الحفاظ میں واقعہ مذکور ہے واکرہ ابو حنیفۃ علی تولیۃ القضاء
وضرب علی راسہ ضربا شدیدا ایام مروان فلم یل وما اطلق قال
وکان غم والدتی اشد من الضرب علی وکان احمد بن حنبل اذا ذکر ذلک
یعنی مروان کمبخت کے زمانہ میں امام عالیمقام عہدہ قضا کے قبول کرنے پر
مجبور کئے گئے اور آپکے سر پر ضرب شدید لگائی گئی لیکن امام صاحب نے عہدہ

آمین بالجہر

(از نامہ نگار)

معزز ناظرین! عرصہ ہوا الفقہ میں شجرہ تا مین بالسر کے پانچ تقسیم ہوئے تھے جسمیں ثبوت آمین بالسر کا صرف اقوال و اعمال صحابہ و خلفاء راشدین سے دیا گیا تھا جس کی تردید خاکسار نے اہلحدیث نمبر ۹ جلد ۴ میں کی تھی۔ جسمیں اپنے مضمون آمین بالجہر در تردید شجرہ تا مین بالسر میں آٹھ احادیث پیش کئے تھے ایک ترمذی کی تین ابوداؤد کی اور تین ابن ماجہ کی اور ایک روایت بخاری کی۔ اس مضمون کو اہل فقہ کے بیچاری شاعر اڈیٹر نے دیکھکر صاحب شجرہ کو اس امر کی ترغیب دی کہ ہمارے مضمون کا جواب اچھا سب دینا چاہئے تو یہ تھا کہ اڈیٹر بھی کچھ ہمارے مضمون پر مستدلال کرتا تردید کی طرف متوجہ ہوتا مگر بیچارے کو آرے گیا جو جواب دی۔ خیر اس کی رائے و مشورہ کے موافق صاحب شجرہ نے پرچہ الفقہ یکم شوال المکرم میں ہمارے مضمون کی طرف توجہ کی ہے اور تردید کی بہت کچھ کوشش کی مگر ابھی آپ حضرات بشرط انصاف انصاف فرما سکتے ہیں کہ کیا تردید اسی کا نام ہے اور انکی جرح کو بھی لاحظہ فرمائیے کہ کیا جرح آپ کرتے ہیں جناب چند نمبروں میں اور کچھ۔ قال اقول میں فرماتے ہیں جو قابل غور و فکر ہے اُن کی علمیت اور لیاقت کا اندازہ کرنے کی غرض سے ہم الفقہ کی عبارات کو نقل کرتے چلتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں:—

(۱) مجتہد العصر حیدرآبادی نے آمین بالجہر کے اثبات کے لئے آٹھ روایتیں پیش کی ہیں۔ ایک ترمذی کی۔ تین ابوداؤد کی۔ تین ابن ماجہ کی اور ایک روایت بخاری کی جو فعل صحابی ہے حدیث مرفوع نہیں ہے مگر کسی روایت سے آمین بالجہر کا ثبوت نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ امنوا یا قال وقولوا سے آمین بالجہر کا اثبات محض لغو خیال ہے۔ (الفقہ) ھذا قولہ

اقول۔ (۱) ناظرین بغور سے ملاحظہ فرمائیں۔ صاحب شجرہ جسکا نام فتح محمد خاں حنفی اور چشتی ہے (حنفی کے بعد (اور) کا لفظ بہ واسطے تیں سے لکھا ہے کہ جناب صرف امام ابوحنیفہ کے مقلد نہیں بلکہ خواجہ معین الدین چشتی کے بھی مقلد ہیں۔ ماہ رہی تقلید) جناب پہلے تو اسی فقرہ میں یہ اقرار کر چکے ہیں کہ میں نے آٹھ روایتیں آٹھ احادیث آمین بالجہر میں نقل کیں ہیں پھر باوجود اس اقرار کے آگی تحریر میں لکھتے ہیں مگر کسی روایت سے آمین بالجہر کا ثبوت نہیں ہوتا۔ جناب من اتنی لغزش اور اتنی زلہ۔ اس بات کے پہلے مقر ہو کر کہ آٹھ روایت سے ثبوت دیا گیا ہے پھر یہ کہنا کہ کسی روایت سے ثابت نہیں آپ کے فہم و ادراک آنچہ

عقل دنگ اس پر حال ہے اور پھر آپ کی یہ بیجا شکایت کہ امنوا یا قال وقولوا سے آمین بالجہر کا اثبات لغو ہے یہ بھی آپ کی علمیت لیاقت کا ایسا بین ثبوت دیرہا ہے جس سے مدرسہ کے چھوٹے چھوٹے طلباء کافیہ۔ صرف میر۔ سلم الادب پڑھنے والے واقف ہو سکتے ہیں کیونکہ چھوٹے چھوٹے طلبا جان سکتے ہیں کہ اٰمَنُوْا کیا ہے اٰمَنُوْا کونسا صیغہ ہے اٰمِیْن کا مادہ کیا ہے اٰمِنُوْا کے معنے کیا ہیں اور احادیث میں اس طرح آتا ہے اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین جسکا ترجمہ ہوتا ہے کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم لوگ کہو آمین گو اس میں جہر کا لفظ نہیں ہے مگر اس کو واضح کر دینے والے دوسرے کھلے احادیث ایک ہی کتاب میں بجو بعد دیگرے موجود ہیں جیسے ما حسدتکم الیھود والی حدیث وغیرہ اس تطبیق کا خیال اہلحدیث کو جو طریقہ محدثین قدیم سے ہے اور تم لوگ لکیر کے فقیر ہو تطبیق سے کافی طور پر آمین بالجہر کا ثبوت ملتا ہے جس سے ہمارے کم سن الادب۔ کافیہ پڑھنے والے سمجھ سکتے ہیں پھر اتنی آپکو صرف ونحو ہونا زینت کیسی پھر اسپر خدا کی شان آپ آئے ہیں اہلحدیث سے مقابلہ کرنے جو سخت مشکل ہے جناب عالی مقابلہ پر آتے ہوئے کسی مدرسہ میں حاصل کیجئے ابھی کافیہ شافیہ سلم الادب میں کسی طالب علم کی شاگردی اختیار کیجئے اُس کے بعد ہم سے مقابلہ پر کمربستہ ہوجیو کیونکہ ابھی آپ امنوا وغیرہ کے معنے سمجھ نہیں سکتی ہیں بلکہ تقلیدی طور پر صرف ونحو کے خلاف میں بھی آپ جمو ہوئے رہتے ہیں۔ اقوالات پر اڑے ہیں۔ صرف ونحو کے خلاف میں بھی آپ جمو ہوئے رہتے ہیں۔ اس کے بعد پھر آپ آگے فرماتے ہیں بخاری کی روایت حدیث نبوی نہیں ہے (یعنی امن ابن الزبیر ومن وراءہ حتی کان للمسجد للجۃ) خود مجتہد العصر لکھ چکے ہیں فعل صحابہ حجت نہیں پس سب دلیلیں ناکافی ہیں۔ انتہی۔

ناظرین! غور فرمائیے شجرہ تا مین بالسر ثبوت آمین بالسر کا فعل خلفاء راشدین عمر، علی، فتاوے عمر۔ عبداللہ بن مسعود سے دیا تھا جس سے صاف یہ معلوم ہوتا تھا کہ مدار تا مین بالسر کا صرف صحابہ ہی کے اعمال افعال پر ہے۔ اس بنا پر تردید تھی میں نے حافظ ابن حجر عسقلانی کا اصولی قول جو اہلحدیث مذہب سے تعلق رکھتا ہے نقل کیا تھا جسکا ترجمہ یہ ہے کہ فعل صحابہ تابعین وغیرہ حدیث کے ہوتے حجت نہیں لہذا صاحب شجرہ کے تمام پیش کردہ اقوالات صحابہ محض ناکافی ہیں عربی عبارت یہ ہے واختلفوا ھل یکون حجۃ علی من بعد الصحابۃ من التابعین ومن بعدھم علی اقوال احدھا انہ لیس بحجۃ مطلقا والیہ ذھب الجمھور۔ (باقی آئندہ)

* کیا گالیاں سننا چاہتے ہو؟ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اہلحدیث مذہب کی قدامت

گزشتہ سے پیوستہ

اب مجیب صاحب ثابت کریں کہ کیا اصحاب اقوال الرجال کے

پابند تھے۔ اور کیا کوئی ان میں بھی بوبکری۔ فاروقی۔ صدیقی۔ تھا یا صرف وہ کلام رسول کے شیدا تھے۔ جب اوس زمانہ میں کسی کو بوبکری یا صدیقی ثابت نہیں کر سکتے یا اقوال الرجال کے اُن کو پابند بتا نہیں سکتے تو بس اُن کو مقلد بھی نہیں کہہ سکتے۔ اب دو باتیں ہیں یا تو ہمارے زمانہ کے موافق اور ہمارے زمانہ کی اصطلاح کے مطابق صحابہ کو۔ اہلحدیث کہئے۔ یا صحابہ کو مقلد۔ ان دو باتوں پر غور کرنے سے اور سوچنے سے اور صحابہ کے طریقہ عمل پر گہری نظر ڈالنے سے کیا کوئی منصف یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ چونکہ صحابہ صرف حدیث کے عامل تھے اس لئے وہ اہلحدیث تھے۔ اور اس خیال کو بالکل مردود محض بیکار نہیں بتا سکتا کہ صحابہ مقلد تھے۔ کیونکہ اوس زمانہ میں تقلید ہی کہاں تھی جس سے مجیب صاحب کو بھی انکار ہے چنانچہ اپنے مضمون میں ایک جگہ تحریر کرتے ہیں کہ دو صدیوں کے بعد [illegible]

[illegible]

سے نظر ڈالتے آتے ہیں اور یہ خیال کرتے آتے ہیں کہ کونسا فرقہ اس اصول صحابہ کا پابند ہے اس ہماری ہر گہری نظر پر جس فرقہ کو اس اصول کا پابند پاتے ہیں اس فرقہ کو اہلحدیث کہتے ہیں۔ اور جس فرقہ میں ہم اس اصول صحابہ کو نہیں پاتے ہیں [illegible] سمجھتے ہیں تو ان کو مقلدین سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس اصول صحابہ پر ہر زمانہ میں نظر ڈالتے اگر جب ہمارے زمانہ بھی غور کرتے ہیں تو اوسی اصول صحابہ کے عامل اہلحدیث فی زمانہ کو پاتے ہیں یعنی اصول مذہب اہلحدیث کا یہی ہے ؎

ہتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار ۔ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جیسا کہ اخبار اہلحدیث کے سرورق پر ہمیشہ لکھا ہوتا ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفٰے بر جاں مسلم داشتن

؎ تمسک بحبل اللہ واتبع الہدی ۔ ولا تک بدعیا لعلک تفلح

اور اب اصول صحابہ یعنی قرآن اور صرف حدیث کے عامل ہونیکو مقلدہ میں چسپاں کرتے ہیں تو بالکل اس اصول صحابہ سے منکر پاتے ہیں کیونکہ یہ لوگ حدیث کے ایسے دشمن ہیں کہ جانتے بوجھتے کہ یہ مسئلہ حدیث میں ہے چشم پوشی کرکے آئمہ کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیا کوئی حنفی عالم۔ رفع الیدین کے احادیث کو صحاح میں۔ دیکھا ہوگا کیا کوئی حنفی

مولوی قرأۃ سورہ فاتحہ خلف الامام کے احادیث کو صحاح میں نہ پڑھا ہوگا۔ باوجود اس کے عمل نہ کرکے اُن کو ماننا تو کجا بالکل منکر ہو کر صاف ضعیف جھوٹی حدیث ثابت کرنے لگتے ہیں۔ اعوذ باللہ۔ کیا یہ چال صحابہ کی ہے۔ جب یہ چال صحابہ کی نہیں اور مقلدہ صحابہ کے چال روش سے خارج ہیں بلکہ بدعتی روش کے پیرو ہیں تو پھر یہ کیسے اہلحدیث ہو سکتے ہیں۔ اور اہلحدیث فی زمانہ کا اصول یعنی صحابہ کا اصول ہے اگر ہم صحابہ کو بھی اہلحدیث کہیں کچھ بیجا نہیں وہ اصولاً اور عملاً اہلحدیث ہی تھے۔ فافہم۔ ہمارے ناظرین ذرا ہماری یہ گہری بحث پر نظر ڈالیں اور غور کریں اور صحابہ کے اصول سے مقلدہ کا انکار تو ظاہر ہی ہے لیکن اب ہم مجیب صاحب کی عبارت مندرجہ اہل فقہ، ۱ رمضان المبارک سے ثابت کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں "معلوم ہوا ان تینوں زمانوں (یعنی صحابہ تابعین تبع تابعین) کے لوگ بہتر تھے اور ان کا اجماع حق تھا۔ اسی واسطے اس زمانہ میں لوگوں نے اس بات پر اجماع کر دیا کہ عوام صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں بلکہ ان پر واجب ہے کہ ائمہ اربعہ کے مذہب کی تقلید کریں"۔ اس عبارت میں دو باتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اجماع علی مذہب الاربعہ ان تینوں زمانوں صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین میں تھا۔ اور یہ اتفاق ہوا تھا کہ صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں۔ شاباش ایسی ہی چاہئے۔ ایسی ہی گہری سمجھ کی تم سے [illegible] صحابہ تابعین تبع تابعین کو بھی مقلد [illegible] جاہل شخص نہیں کہہ سکتا۔ ذرا آپ کی عبارت پر غور کیجئے کہ اوس سے یہ ظاہر ہوتا ہے یا نہیں کہ ازمنہ ثلثہ کا اجماع علی مذہب الاربعہ تھا۔ [illegible] یہ صرف آپ کی علمی لیاقت آپ [illegible] وہی [illegible] دروغ بیانی۔ اور کیا ضرورت ہے [illegible] کی چال اختیار کرو۔ تمہیں تو تقلید کی اندھی دلدل سے [illegible] تمہیں تو تقلید۔۔۔۔ تمہیں صحابہ سے تو کیا کام بلکہ سید المومنین والمسلمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کام نہیں۔ جیسے جاہل دوست تم نے احادیث میں فرقہ ناجی کا ذکر نہ دیکھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تہتر فرقہ میری امت میں ہونگے۔ بہتر دوزخی اور ایک فرقہ ناجی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ناجی ہے اُن کا طریق عمل کیا ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ما انا علیہ واصحابی جس پر میں اور میرے اصحاب چلیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس اصول پر حضرت صحابہ کا خلاف ہو وہ ناجی نہیں۔ اب خوشی سے آپ فرقہ ناجی سے علیحدہ ہو جائیے اور کہئے کہ اجماع کو کون نے اس امر پر کیا کہ صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں۔ ایسا اجماع بھی اصولاً اجماع نہیں کہلاتا۔ اصولاً اجماع علی الحق اجماع ہے۔ اجماع علی الشر والقبیح اجماع نہیں ہوتا۔ یہ اجماع محققین کا نہیں بلکہ غیر محققین کا اجماع ہے اور صاف مجیب صاحب کی عبارت سے ظاہر ہے کہ انکا یعنی مقلدہ کا نیا جدید مذہب ہے کیونکہ صحابہ کے مذہب

ahmadimuslim.de

سے علیحدگی لیا ہوا ہے۔ فالحمدللہ۔ کہ ہم اچھی طرح ثابت کر چکے کہ تمہارے لوگوں کا جدید مذہب ہے۔ زمانہ سے یہ خیال دامنگیر تھا کہ تمہارے جدید مذہب پر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا جاتے مگر اچھا موقع ہاتھ آیا۔ کہ خود حنفی صاحب اقرار کرتے ہیں کہ عوام صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کر کے آئمہ کی تقلید پر متفق ہوئیں۔ کیا حنفی دوستو ابھی لوگو۔ تم نے دیکھا کہ تمہارے مذہب کا کیا اصول ہے۔ پھر تم اسی پر ناز کرتے ہو اور اہلحدیث کو برا بھلا کہتے ہو کیا اب ہم تم کو منکر صحابہ منکر رسول اللہ کہہ سکتے ہیں سه

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اور پھر تقریر میں آگے مجیب صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ ”تمام اہل اسلام آئمہ اربعہ کی تقلید پر قائم ہو گئے اوس وقت میں بجز مذاہب اربعہ کے اہلحدیث کوئی نہ تھا“ یہ بھی کذب بیانی اور سراسر افترا ہے جب کوئی اہلحدیث نہ تھا تو پھر مسلم شریف۔ نووی شرح مسلم۔ سفر السعادۃ مصنفہ صاحب قاموس وغیرہم میں اہلحدیث مذہب کا کیوں ذکر ہے۔ جس کی عبارات مضمون سابقہ اہلحدیث مورخہ ۲۹ مارچ میں درج ہیں اور ایک آدھ کتاب میں اگر اہلحدیث مذہب کا ذکر نہ ہو تو یہ لازم نہیں آتا کہ اہلحدیث مذہب کا وجود ہی نہ ہو۔ باوجود اس کے کہ ہم نے کتب معتبرہ قدیم سے اہلحدیث مذہب کا نام بتلا دیا ہے پھر اس پر آپ کی سمجھ پر سخت افسوس آتا ہے مگر یقین نہیں سمجھ لیجئے آپ وہ سمجھے تو کیا سمجھے۔ اور ایک جگہ مجیب صاحب اہلحدیث مذہب کو کالعدم بنانے کی غرض سے یہ پیش کرتے ہیں کہ ”کعبہ میں چار مصلے ہیں“ اگر مذاہب اربعہ کے سوا اہلحدیث مذہب ہوتا تو ضرور کعبۃ اللہ میں اس مذہب کا مصلے قائم ہوتا۔ اب ہم اسی بنا پر تقلیدی مذاہب کو جدید ثابت کرتے ہیں۔ سنو! اور مجیب صاحب ہمارے جاہل دوست اس کا جواب دیں کہ آئمہ اربعہ کے زمانہ قبل یا اولیں کہئے ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر یا اس طرح کہئے صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کے زمانوں میں یا چار مصلے کعبۃ اللہ میں قائم تھے۔ یا چاروں خاندانوں نے اپنے علیحدہ علیحدہ مصلے قائم کئے تھے یا کسی صحابی نے اپنا علیحدہ مصلے قائم کیا تھا۔ یا اسلام میں تفرقہ یعنی کعبہ میں چار تفرقہ اوس ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر میں تھے۔ مجیب صاحب کو تو اس کا جواب دینا لازم ہے امید ہے کہ وہ ہمارے اس سوال کا ضرور جواب دینگے۔ مگر کیا جواب دینگے کہنا ہی ہوگا کہ ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر میں چار مصلے قائم نہ تھے تو پھر ہمارا یہ سوال ہے کہ وہ سب لوگ کعبہ میں کہاں نماز پڑھتے تھے۔ کہنا پڑیگا بحکم قرآن کہ مقام ابراہیم کو مصلے گردانو مقام ابراہیم ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر کا مصلے تھا اسی طرح چونکہ ہمارا مذہب جدید نہیں ہے قدیم مذہب ہے اسی لئے ہمارا مصلے وہی مقام ابراہیم ہے جیسا کہ ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر کا تھا جب مذاہب اربعہ جدیدہ کا ظہور ہوا یہ جدید مصلے جس کو بدعت کے ساتھ بھی تعبیر کر سکتے ہیں کعبہ میں قائم کئے گئے۔ اس تفرقہ کو نہ کسی اہلحدیث کے فرد نے مناسب سمجھا نہ صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کی روش کے خلاف چلنے کو پسند کیا۔ کیونکہ یہ تینوں زمانہ مشہود بالخیر ہیں پھر کس بنا پر اہلحدیث اپنا مصلے قائم کرتے اور قرآنی حکم کے خلاف اور ازمنہ ثلثہ مشہود بالخیر کے خلاف میں ایک نئی بدعت تراشتے۔ صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے آپ ہی بدعتیوں کو مخالفت زیبا ہے۔

ناظرین غور کی جا ہے اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مذاہب اربعہ جدید ہیں اور مذہب اہلحدیث قدیم۔ الحمدللہ کہ ہمارا مطلب حاصل ہوا۔ ایک جگہ مجیب صاحب غضب میں آتے ہیں اور تحریر کرتے ہیں کہ ”اگر اہلحدیث سے مذہب مراد لیجائے تو یہ ضرور عوام کا آپ پر گمان ہوگا کہ فرقہ اہلحدیث منافق فرقہ ہے جو زبان سے اقرار قرآن کریم پر بھی ایمان لانیکا کرتا ہے اور اپنا مذہب اہلحدیث ہی بتاتا ہے۔ جس سے یہ صریح ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ اہلحدیث کا اپنے کو اہلحدیث محض کہلانا غرض یہی ہے کہ ہم حدیث ہی کو مانتے ہیں اسلئے وہ اہل قرآن نہیں“۔ واعجب عجیب بات ہے۔ جب اہلحدیث بننے سے منافق بنتا ہے اور اہل قرآن سے خارج ہوتا تو مذاہب اربعہ مثل حنفی وغیرہ پر بھی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ یہ گروہ مقلدہ اہلحدیث یعنی حدیث والوں حدیث کے عاملوں حدیث بیان کرنیوالوں حدیث کے قائلین سے خارج ہیں اور قرآن اہل قرآن سے بالکل علیحدہ۔ کیونکہ اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے پس جب یہ اہلحدیث ہوتے حدیث پر عمل کرنے سے منکر ہیں تو یہ ہو لازم آیا۔ کہ یہ لوگ اطاعت نبی سے منکر اوس کے احکام قرآنی سے منکر اہل قرآن سے خارج ہیں اور فرقہ مرجیہ وغیرہ میں داخل ہیں جیسا کہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے حنفیہ کو فرقہ مرجیہ میں داخل کیا ہے۔ مہربان من۔ یہ نتیجہ آپ نے کہاں سے نکالا۔ کہ جو اہل حدیث ہے وہ اہل قرآن نہیں۔ اہلحدیث اور اہل قرآن میں نسبت مساوات کی ہے یعنی جو اہلحدیث ہے وہی اہل قرآن ہے اور جو اہل قرآن ہے وہی اہلحدیث۔ ظاہر ہے جب کوئی شخص کسی کے فرستادہ کو مانے تو کیا وہ بدرجہ اولی اس کے مرسل کو نہ مانیگا ضرور مانیگا۔ اسی طرح سے ہم رسول پاک کو خدا کے فضل و کرم سے ایسا مانتے ہیں کہ ذرہ بھی آپ کے ساتھ غیر کی شرکت بری لگتی ہے تو کیا ہم خدائے پاک کو جس نے رسول پاک کو بھیجا ہے ماننے میں کچھ تامل کرینگے ہرگز نہیں۔ مطلع صاف ہے کہ جب ہم حدیث کو مانتے ہیں تو قرآن کو بدرجہ

الہام کی تشریح اور آریوں سے روئے سخن قیمت ۱؍ سوامی دیانند کا علم و عقل قیمت ۱؍

اولی مانینگے اور یہ کیسے نفاق ہوگا۔ ہاں مقلدہ کا نفاق تو اظہر من الشمس ہے وہ اس طرح کہ امت رسول اللہ کے ہونیکا تو دعوی ہے مگر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوالات کے قطع نظر دوسرے امتیوں کے اقوالات کو لینا اور عمل کرنا اس سے بڑھکر کیا نفاق ہے۔ جو منافقین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کے زمانہ میں تھے ان کی یہی حالت تھی۔ جب حضرت کے پاس آتے تھے تو آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاہدین کہتے تھے گویا حضرت پر ایمان لے آئے۔ حضرت کے احکام کے پابند ہوچکے مگر جب اپنے لوگوں کی طرف جاتے تھے تو اون کی گانے لگتے تھے یعنی انہیں لوگوں کی روش اختیار کرلیتے تھے۔ اسی طرح اگر کوئی دعوے امت رسول اللہ ہونیکا کرے اور پھر وہ غیر کے احکام پر چلے کیا اس سے بھی کیا اس گروہ سے بڑھکر بھی کوئی . . . گروہ ہوگا۔ مثال ان مقلدہ کی ایسی ہے خود تو چور کوتوال کو ڈانٹے۔ فافہموا مجیب صاحب آگے لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہی ہے کہ آئمہ اربعہ جو جامع احادیث ہیں اون کو اہلحدیث نہیں کہا جاتا ہے لیکن خود اہلحدیث بن جانا نہایت ظلم کی بات ہے۔ دوسرا امام ابی حنیفہ جو اوستادوں کے اوستاد ہیں اون کو اہلحدیث نہ ماننا اور دوسرے بخاری مسلم وغیرہما کو اہلحدیث ماننا بھی بڑے ظلم کی بات ہے۔ اس کا جواب بھی سن لیجئے آئمہ اربعہ کو کون اہلحدیث سے خارج کہتا ہے۔ آئمہ اربعہ بیشک اہلحدیث تھے۔ اون کا اصول بھی صحابہ کا اصول۔ تابعین۔ تبع تابعین کی چال تھی۔ کسی کی یہ لوگ تقلید نہیں کرتے تھے بلکہ صرف قران وحدیث کے قائل تھے بلکہ مخالف حدیث کو زجر فرماتے ہیں اور بیشک تاکید کتاب اللہ اور کتاب الرسول کی کرتے ہیں اور تقلید کو منع فرماتے ہیں۔ ناظرین اقوال آئمہ اربعہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) امام زندویسی نے روضۃ العلماء میں نقل کیا ہے۔ انہ یعنی ابا حنیفہ سئل اذا قلت قولا وکتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فقیل اذا کان قول الصحابۃ یخالفہ قال اترکوا قولی بقول الصحابہ۔ خلاصہ ترجمہ۔ کسی نے امام ابو حنیفہ سے رحمہ اللہ تعالے یہ پوچھا کہ کیا کیا جائے جب آپکا قول مخالف بکتاب اللہ ہو۔ آپ نے فرمایا میرے قول کو چھوڑ دو۔ پھر پوچھا گیا کیا جائے جب آپکا قول حدیث کے مخالف ہو۔ آپ نے فرمایا ایسے وقت بھی میرے قول کو نہ مانو۔ پھر سوال کیا کہ کیا کرنا چاہئے جب آپکا فرمان صحابہ کے فرمان کے مخالف ہو آپ نے فرمایا چھوڑ دو میرے قول کو۔ ناظرین دیکھیں کہ یہ کتنا پیارا قول ہے پھر اسپر ہم اہلحدیث آپکو نہ کہیں حاشا للہ۔

(۲) یواقیت والجواہر میں ہے۔ وکان الامام مالک یقول ما من احد الا وماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ ترجمہ۔ امام مالک رحمہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اپنے قول سے ماخوذ ہو اور وہ کلام اوسکا اسپر مردود نہ ہو سوائے کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی قول غیر صحیح کو خراب کر دینا چاہئے۔

(۳) انہ یعنی الشافعی قال اذا بلغکم خبر صحیح یخالف مذہبی فاتبعوہ واعلموا انہ مذہبی۔ ترجمہ امام شافعی رح نے فرمایا جب صحیح خبر یعنی صحیح حدیث کے خلاف میرا مذہب ہو تو صحیح حدیث کو میرا مذہب جانو اور صحیح حدیث کی پیروی کرو اور میرے مخالف مذہب کو چھوڑ دو (نہایہ)

(۴) یواقیت والجواہر میں ہے۔ کان الامام احمد یقول لیس لاحد مع اللہ ورسولہ کلام لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرہم وخذوا الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ۔ ترجمہ۔ امام احمد فرماتے تھے اللہ اور رسول کے کلام کے ساتھ کسی کو معارضہ نہیں اور کچھ کلام نہیں۔ اسلئے نہ تقلید میری کیجائے نہ امام مالک کی نہ اوزاعی کی نہ نخعی کی اور نہ کسی کی اور نہ کتاب وسنت کے احکام کو لیلے۔

معزز ناظرین غرض یہ کہ آئمہ ہرگز اہلحدیث سے خارج نہیں نہ ہم اُن کو اہلحدیث سے خارج کہنے کے مجاز ہوسکتے ہیں۔ رہے ان حضرات کے مقلدین یہ لوگ ان حضرات کی تقلید کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن مذکورہ بالا اقوال کے بھی پابند نہیں اور مقلدہ البتہ اہلحدیث سے خارج ہیں کیونکہ تقلید شخصی کرنا اور کسی ایک امام کے پیچھے رہنا کہ حدیث کا خلاف کرے تو پرواہ نہیں اور صحابہ کے چال پر عمل نہ کرنا اور نہ ان کی چال پر چلنے کے لئے تحریراً تقریراً کوشش کرنا جیسا کہ مجیب صاحب لکھ آئے ہیں طریقہ اصحاب وطریقہ تابعین وتبع تابعین ومذہب ائمہ اربعہ سے خارج ہے اسلئے مقلدہ خارج از اہلحدیث ہیں۔ آئمہ اربعہ نہ کسی کی تقلید کرتے تھے نہ کسی کو انہی تقلید کا حکم دیا ہے نہ وہ خلاف احادیث چلنے خلاف روش صحابہ عمل کرنیکو پسند رکھتے تھے اسلئے وہ بیشک اہلحدیث ہیں۔ اگر کسے شباب آہ دکا فرگردد۔ ہمارے پاس بڑی عظمت آئمہ اربعہ اور دیگر آئمہ شریعتین کی ہے عظمت وقدر اس کا نام نہیں کہ اونکی ایسی تاکید کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے بھی فراموش ہوجائیں۔ عظمت وقدر آئمہ کی یہی ہے اور آئمہ کی خوشی کا دارومدار اسی پر ہے کہ بندگان خدا خدا اور رسول کے مطیع ہوجائیں۔ اس تمہیدی تقریر پر غور کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مقلدہ علاوہ اہلحدیث سے خارج ہونے اور صحابہ تابعین تبع تابعین کے طریقہ عمل سے باہر ہونیکے آئمہ اربعہ کو طریقہ عمل آئمہ اربعہ کے بھی احکام سے باہر ہیں۔ پس بس فافہم وافہموا۔ (راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

ahmadimuslim.de

عربوں کے فوجی حالات

(ماخوذ از المشرق)

ذیل کا دلچسپ اور پُر مایہ مضمون جناب مولوی ہدایت حسین صاحب نے لکھکر کلکتے کے مشہور اسلامی انگریزی میگزین جرنل آف مسلم انسٹیٹیوٹ میں شائع کرایا تھا (نمبر ۴ جلد ۳) اور ہمارے دوست مسٹر عبدالرحیم صاحب جہانگیر نگری نے اس کو مختصر کرکے اردو لباس پہناکر المشرق کے ذریعہ سے مسلمانوں کو مستفید کرنے کی کوشش کی ہے خدا ان کی سعی کو بابرکت کرے۔ ایڈیٹر المشرق

زیٹ چیرفیر ورسچن مورگن لانڈیشن گیسلیچف جلد ۱۵ مطبوعہ لیپزک ۱۸۶۱ء میں ڈاکٹر اسپرنگر کا ایک مضمون مندرجہ بالا عنوان سے موجود ہے۔ فاضل محرر نے ۱۸۱۵ء کے حالات نہایت کوشش سے بہم پہنچائے ہیں اور ان عربوں کی تعداد قوت کی بھی جانچ کی ہے جو مسلح تھے۔ عمان۔ صنعا۔ تہامہ۔ حجاز۔ نجد۔ بحرین عراق صحرا فلسطین اور حلب کے مختلف قبائل وعشائر کے کوائف اور ان کی جنگی قابلیت واستعداد کی اچھی تحقیق کی ہے۔ ڈاکٹر اسپرنگر لکھتے ہیں "برٹش میوزیم میں ایک عربی قلمی کتاب (۳۵۰۵ نمبری) موجود ہے اسپر مسٹر جی ایچ نے یہ نوٹ لکھا ہے "میری رائے میں یہ کتاب قبائل عرب کے موجودہ حالات کی تحقیق میں شیخ عبدالامام حسینی نے لکھی (؟)

[illegible]

عبدالامام نجد کے باشندے تھے جب عبدالوہاب نجدی کے [illegible] ۱۸۰۳ء میں لڑائی ہوئی تھی اور اس موقعہ پر وہ موجود تھے۔ اس لئے ان کو اس تحقیق کے لئے نہایت عمدہ اور خاص موقع ملا۔ مندرجہ ذیل جدول میں صرف مسلح باشندوں کی تعداد دکھلائی گئی ہے۔ کاشتکار وغیرہ اس سے علیحدہ ہیں۔ ہم سہولت کے لئے ہر ایک جگہ کیلئے ایک جدول بنائینگے تاکہ بسہولت معلوم ہوسکے کہ کہاں کون اور کتنے لوگ مسلح رہتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۔ ڈاکٹر اسپرنگر بڑے مشہور شخص تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے طبی خدمات کیلئے ۱۸۴۳ء میں وہ کلکتہ میں آئے۔ محمڈن کالج دہلی کے پرنسپل بھی مقرر ہوئے۔ لکھنؤ کے رزیڈنٹ کے نائب بھی رہے اور کلکتہ مدرسہ کے پرنسپل اور محمڈن کالج ہوگلی کے پرنسپل اور آخر میں گورنمنٹ عالیہ کے فارسی مترجم مقرر ہوئے۔ ۱۸۵۸ء میں وہ ہندوستان سے چلے گئے اور برن کالج میں السنہ مشرقی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ سولہویں دسمبر ۱۸۹۳ء میں انہوں نے رحلت کی تقریباً پچیس زبان میں مہارت رکھتے تھے۔

قبائل عمان کی جنگی قوت (۱)

نمبر	قبیلہ	سوار	پیادے	کیفیت
۱	حضرموت کے بنی تمیم	۱۰۰۰	۴۰۰۰	
۲	الکاسر		۱۵۰۰	صرف گھوڑے کثرت سے پالتے ہیں
۳	بنی نعد	۲۰۵	۱۰۰۰	یہ لوگ تیرانداز ہیں۔
۴	بنو جادہ	۵۰۰	۱۰۰۰	
۵	ادہم	۱۲۰۰	۱۵۰۰	
۶	السیارین	۸۰۰	۱۵۰۰	

قبائل صنعاء کی جنگی قوت (۲)

نمبر	قبیلہ	سوار	پیادے	کیفیت
۷	وادی حسین	۳۰۰۰	۵۰۰۰	تیرانداز
۸	وادی محمد	۲۰۰۰	۵۲۰۰	
۹	السلاطین	۳۰۰۰	۳۰۰۰	تیرانداز
۱۰	[illegible]			[illegible] لوگ ہیں۔
۱۱	[illegible]			

یہ صنعاء کے بڑے بڑے قبائل تھے ورنہ بہت سے چھوٹے چھوٹے جرگے نظرانداز کردیے گئے اور یہ سب امام محمود بن احمد کے ماتحت ہیں۔

قبائل تہامہ

یہ کل قبائل محمود بن محمد مسمار حسینی کے ماتحت ہیں۔

نمبر	قبیلہ	سوار	پیادے	کیفیت
۱۲	ادون	۲۰۰۰	۴۰۰۰	معتدل آب و ہوا کے رہنے والے ہیں
۱۳	الزرائق	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۱۴	النوادی	۵۰۰۰	۲۰۰۰	نجران میں رہتے ہیں۔
۱۵	وادی رشید	۲۰۰۰	۱۰۰۰	
۱۶	عبیدہ	۴۰۰۰	۲۰۰۰	ابن خیر مولا ان کے امام ہیں۔
۱۷	علم	۵۰۰	۲۰۰۰	
۱۸	اشیر	۵۰۰۰	۳۰۰۰۰	یہ لوگ بندوق سے مسلح ہیں نجدیوں نے انکو ام القصر تک بھگادیا اور یہ جلاوطن ہوگئے ان کے نامی لیڈر کو احمد ترسون پاشا نے قید کرلیا تھا۔

ahmadimuslim.de

۱۹	قبائل عثمان مضیفی اور سید شریف مسعود	۸۰۰۰	۲۵۰۰۰	تقریباً یہ دونو قبیلے مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ شریف چلے آئے
۲۰	ابن الاشمار	۱۸۰۰	۳۰۰۰	
۲۱	بنو الاشرف	۲۰۰۰	۲۰۰۰	
۲۲	صنعان	۳۰۰۰	۱۰۰۰۰	ریگستان کے وہ قبیلے [illegible] رنگ میں ہیں اور ابتک انہیں
۲۳	حباب	۵۰۰	۵۰۰۰	کسیقدر وحشت باقی ہے بہت کم سر و سامان رکھتے ہیں
۲۴	[illegible]	[illegible]	۱۰۰۰	
۲۵	[illegible]	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۲۶	ابن دہمان	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۲۷	عبیدان	۲۰۰۰	۲۵۰۰۰	آپس کی خانہ جنگی میں [illegible]
۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۰	الکلب	۲۰۰۰	۱۰۰۰۰	ابن مشیمان ان کے امام ہیں۔
۳۱	بنی واہب	۳۰۰۰	۲۰۰۰۰	الفوانی ان کے امام ہیں۔
۳۲	ابن عجمان کی ذاتی فوج	۲۰۰۰	۳۰۰۰۰	
۳۳	الفضا	۱۰۰۰	۵۰۰۰	سلطان ان کے امام ہیں۔
۳۴	قحطان، ابن الاثیم اور القدیرا اور بنی حجیر	۷۰۰۰	۳۰۰۰۰	سوائے القدیرا کے باقی قبائل امام کے ماتحت ہیں۔
۳۵	المحلف	۱۰۰۰	۵۰۰۰	بلحاظ معاشرت بہت سادگی سے بسر کرتے ہیں
۳۶	المہدی	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۳۷	بنو مروہ	۲۰۰	۲۰۰۰	
۳۸	معادیہ	۵۰۰	۳۰۰۰	
۳۹	ال ابو القرم	۱۵۰۰	۲۰۰۰	
۴۰	ناصرہ	۱۱۰	۱۰۰۰	یہ لوگ تلوار بندوق وغیرہ سے مسلح ہیں
۴۱	بنو امیہ	۵۰۰	۲۰۵۰	
۴۲	بنو دیاب	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۴۳	اشرف	۱۰۰۰	۵۰۰۰	ان کی کافی کی کاشت بہت ہوتی ہے

۴۴	الدواسیر	۱۰۰	۱۰۰۰۰	سلطان ربیع ان کے امام ہیں
۴۵	برہام	×	۱۰۰۰۰	بن قوین ان کے امام ہیں
۴۶	بنو شداد		۵۰۰۰	
۴۷	بنو جنب	۵۰۰	۱۰۰۰۰	
۴۸	وادیہ	۲۰۰	۳۰۰۰	یہ لوگ سمندر کے ذریعہ تجارت کرتے ہیں
۴۹	بنو قریدہ	۵۰۰	۲۰۰۰	
۵۰	المرا	۱۰۰۰	۱۵۰۰۰	ان کی قبائل کی تفصیلی کیفیت محمد ابراہیم
۵۱	باشندگان سبا	تقریباً	۴۰۰۰	بانی تحریر اور ان کا امام کا نام معلوم تھا
۵۲	باشندگان شہر رقا	تقریباً	۱۰۰۰۰	ان کے امام عبدالحمید تھے۔

قبائل حجاز

۵۳	[illegible]	۵۰۰	۱۰۰۰۰	
۵۴	عتب	۱۰۰	۱۰۰۰۰	
۵۵	[illegible]	۲۰۰	×	
۵۶	ابا قوم	[illegible]	۷۰۰۰	
۵۷	ہدیل	×	۸۰۰۰	کوہی باشندے ہیں
۵۸	حرب	۱۰۰۰۰	۴۰۰۰۰	مدین اور خیبر کے درمیان رہتے ہیں
۵۹	بنو صلول	×	۴۰۰۰۰	
۶۰	بنو مخزوم	۱۳۰	۱۰۰۰۰	
۶۱	بنی منتقی	۵۰۰	۶۰۰۰	
۶۲	حشید و باکل	۱۰۰۰	۸۰۰۰	
۶۳	اروان	۸۰۰	۲۵۰۰۰	
۶۴	زبید	۵۰۰	۳۰۰۰	
۶۵	سبائی	۸۰۰۰	۱۰۰۰۰	
۶۶	بنو سلام	۵۰۰	۸۰۰۰	
۶۷	بنو نساء		۹۰۰۰	
۶۸	بنو سعد		۵۰۰۰	
۶۹	شرارت	۴۰۰۰	۳۰۰۰۰	
۷۰	سلیم دوانی	۲۰۰۰۰	۲۰۰	وہ چھوٹے قبائل ہیں۔

[illegible]

ahmadimuslim.de

۲۱	الرشین	۶۰۰	۲۰۰۰۰	
۲۲	بابی	۲۰۰۰	۳۰۰۰۰	
۲۳	وادی رشید	"	۱۰۰۰۰	
۲۴	بنو مسعود	۳۰۰	۱۰۰۰۰	
۲۵	ول سلیمان	"	۳۰۰۰	یہ لوگ خیبر میں رہتے ہیں
۲۶	الدیدی وشلان	۲۰۰	۳۰۰۰	وادی خیبر میں رہتے ہیں

قبائل نجد

نجد بہت وسیع خطہ ہے۔ ۲۵ دن کے سفر میں اُس کی مسافت سرحدی طے ہو سکتی ہے۔ اس کے مختلف حصے مختلف نام سے مشہور ہیں۔ مثلاً القریہ۔ القاسم۔ الوشم۔ جبل شمار۔ حقنید۔ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت بہت سے آباد شہر ہیں۔ مثلاً عرید میں ذاریہ۔ الریاض۔ منفوحہ۔ الاببینہ وغیرہ مشہور اور بڑے بڑے شہر ہیں۔ اور پھر اون کے بعد بہت سے گاؤں ہیں جیسے خطہ بنی تمیم۔ الحارق۔ الدامہ وغیرہ۔ اسی طرح شمالی حصۂ نجد کے مشہور شکرہ۔ وادی الدواسیر میں الفلاج مشہور جگہ ہے اور الوشم میں شقرہ۔ وادی ثرمد۔ ذرمہ۔ القصب مشہور شہر ہیں۔ ڈاکٹر اسپرنجر نے صادق کے متعلق بیان کیا ہے کہ صادق کیطرح ریگستانی علاقہ دوسرا نہیں ہے۔ شقرہ اور ثادق بھی ریگستانی ہیں لیکن صادق سے کوئی نسبت نہیں۔ یہاں کے تودہ ہائے ریگ بڑے بڑے مینار کی طرح نظر آتے ہیں۔ محمد بن الہام مذکورہ بالا شخص داریہ کے رہنے والے تھے۔

القاسم کے ماتحت الراس۔ عنیزہ۔ بریدیہ۔ الخبیر۔ القنومہ۔ المذنب۔ العیون مشہور شہر ہیں۔ نجد بلحاظ آب وہوا سرسبزی وزرخیزی اور اپنے باشندوں کے جسمانی تاب وتوانائی اور دماغی جرأت ودلی قوت اور مذہبی جوش اور بیجا تعصب کے اپنا نظیر آپ ہے۔ نجدیوں کے ہم عقائد خواہ وہ کسی قوم وقبیلہ سے تعلق رکھیں اون کے بھائی شمار ہوتے ہیں اور غیر مذہب کے لوگوں کو کتے سے بدتر سمجھتے ہیں۔ اون کی مہربانی اور محبت حاصل کرنے کے پہلے مختلف سوال اور عملی ذریعہ سے اون کی تشفی ہو جانی چاہئے کہ آپ سُنّی اور اون کے ہم عقیدہ ہیں اور اگر آپ اس امتحان میں کامیاب ہوئے تو آپ کے لئے اون سے بڑھکر مہربان ملنا دشوار ہے۔ نجد کے لوگ انتہائی

زیادہ سنگدل ہیں۔ ڈاکٹر اسپرنجر لکھتے ہیں کہ اون سے اودھ کے شاہی خاندان کے مشہور ممبر پرنس اقبال الدولہ نے جو ۱۸۵۴ء میں بغداد میں تھے اور شیعہ ہونے کی وجہ سے اونہوں نے نجدیوں کی قید کی سختی بھی اُٹھائی تھی وہ بیان کرتے تھے کہ "میں جہاں اور جن کے یہاں قید تھا ایکروز اون کے بھائی آئے اور میری بیش قیمت تلوار جو میرے ساتھ تھی اوسکو دیکھکر بہت پسند کیا اور مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے میں اس تلوار کو فروخت کیجئے گا۔ میں نے کہا کہ میں بیچونگا نہیں یوں آپ مختار ہیں۔ یہ سنکر وہ تلوار لیکر چلدیا۔ تھوڑی دیر بعد خون آلودہ تلوار لئے ہوئے پہونچا۔ میں نے پوچھا کہ حضرت خیریت ہے۔ کہیں کوئی زخم تو نہیں آیا۔ اوس نے نہایت اطمینان سے جواب دیا کہ نہیں میں ننگی تلوار لیکر ذرا صحرا کی جانب گیا تھا۔ وہاں ایک عورت مویشی چرا رہی تھی میں نے اوس پر اس تلوار کا امتحان کیا واقعی تلوار عمدہ ہے"۔

نجد کے باغات کے لئے بھی مشہور ہے۔ مصریوں نے جب نجد کو فتح کیا تھا تو وہاں کے باشندے برسر فساد تھے اونہوں نے کھجور کے بہت سے درخت کاٹ ڈالے اور اس طرح نجدی رام ہو گئے۔ الراس میں پچاس ہزار سے زیادہ درخت فرما کاٹے گئے۔ دو سیاہی دو ماہ کی اُجرت مقرر کر دی گئی تھی جس سے درخت کاٹنے میں مقابلہ ہونے لگا اور اوسط فی گھنٹہ آٹھ درخت کاٹے جانے لگے۔

(باقی آئندہ)

غریب فنڈ

میں اس ہفتہ عمعصر منشی کریم بخش صاحب بلتن نمبر ۸ بنوں نے عنایت فرمایا۔ از فتوائے فنڈ ۲۰۰ از مدرسہ کرنول ۸ از غلام مصطفےٰ موضع لوٹیاں والہ ضلع گوجرانوالہ ۸ بقایا سابقہ ۰۰ کل ۔۔

غریب فنڈ کیلئے اطلاع کی گئی تھی کہ سائل اپنی گرہ سے بھی در سال دیا کریں! کم از کم سال بھر کے لئے ایک اخبار بتائیں چنانچہ آج تک جنہوں نے اسپر عمل کیا انکو اخبار دیا گیا۔ سابق میں ایک اخبار مدرسہ باقیات الصالحات کرنول (مدراس) کے نام اور اس ہفتہ ایک اخبار بنام غلام مصطفےٰ موضع لوٹیاں والہ ضلع گوجرانوالہ جاری کیا گیا۔ باقی ۔۔

درخواست نمبر ۸۰۔ ابو محمد طالب علم مدرسہ ۔۔ ضلع ۔۔

درخواست نمبر ۸۱۔ (بابت مرقع) رحمت اللہ کوکمان جھٹی موضع بیگے کلاں ضلع امرتسر

درخواست نمبر ۸۲۔ میاں شمس الدین امام مسجد کوٹ سید محمود ضلع امرتسر

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۵۲ - زکوٰۃ جنسی کے بارہ میں کیا حکم ہے - نسبت زمین لاخراجی و خراجی و بٹائی کے یعنی لاخراجی زمین جسکا مالگذاری مالک کو نہیں دینا پڑتا ہے - اور خراجی زمین جسکی مالگذاری مالک کو دینا پڑتا ہے - آیا زکوٰۃ دسواں حصہ دیا جاوے یا کیا اور بٹائی جسکو نصف تقسیم کر دینا ہوتا ہے - اسکا کیسے زکوٰۃ دیا جاوے آیا دونوں حصہ کا زکوٰۃ دیا جائے یا خاص حصہ کا ؟

عبد الغنی موضع رجورا ڈاکخانہ بنڈول ضلع دربھنگہ

ج نمبر ۵۲ - جس زمین کی مالگذاری واجب نہیں ہے اسکا دسواں حصہ دیوے بشرطیکہ آبیانہ نہری نہو اگر آبیانہ ہو تو بیسواں حصہ اور جسکی مالگذاری واجب ہے اسکا بیسواں حصہ بشرطیکہ آبیانہ نہری نہو اور مالگذاری کے علاوہ آبیانہ نہری بھی ہے تو میرے ناقص علم میں چالیسواں حصہ واجب ہے - زمیندار اور [illegible] دوسرا سوال [illegible] - مرکا تحت ذیل غریب نیٹر -

س نمبر ۵۳ - مثلاً زید نے سنگھاڑے ۲ کے خریدے اس میں ایک سنگھاڑا قدرتی جڑا ہوا (فراموش) نکلا - زید نے اس کو نکال لیا اور اپنے بہنوئی خالد کے پاس گیا اور کہا کر دیکھو تو یہ کیا عجیب قسم کا سنگھاڑا ہے جب خالد نے اسکو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دیکھو نگا - تو زید نے باآواز قہقہہ لگا کر کہا کہ فراموش ! فراموش لاؤ ہماری دو سو سنگھاڑے ورنہ میں تمہارا اسباب اٹھا لے جاونگا - بالآخر خالد نے بالعوض فراموش کے دو سو ادا کر دئیے - پھر زید نے سب کو تقسیم کر دیئے - (خادم عبد الغیاث الہ آباد)

ج نمبر ۵۳ - معلوم ہوتا ہے کہ کسی برادری کا عرفی دستور ہے کوئی بیع نہیں کوئی سودا نہیں - سو اگر خالد اپنی خوشی سے فراموش کا بدلہ دیتا ہے تو بطور احسان کے ہے اسلئے اسکا کھانا کوئی حرام نہیں لیکن اسکو مجبور کرنا یا نہ دینے پر بدنام کرنا یا حقیر سمجھنا برا ہے -

س نمبر ۵۴ - تمباکو لانا - اٹھانا - رکھنا - خرید کرنا - خرید کروانا - ہاتھ میں لا کر بطور ضیافت مہمان کو دینا کیسا ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵۴ - تمباکو کا پینا اور کھانا میرے ناقص علم میں مکروہ ہے حدیث شریف میں ہے جو چیز دماغ میں فتور لائے اس سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے لہذا اسکا استعمال کرنا یا کرانا اچھا نہیں - واللہ اعلم

س نمبر ۵۵ - وظیفہ کی اصلیت و ثبوت قرآن و حدیث سے ہے یا نہیں اور اگر ہے تو اس قسم کا وظیفہ پڑھنا کیسا ہے مثلاً زید نے اپنے بھائی ذاکر سے کہا کہ تم میرے لئے وظیفہ پڑھو میرا فلاں کام ہو جائے - (ایضاً)

ج نمبر ۵۵ - حدیثوں میں آتا ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کراتے بلکہ خود آنحضرت بھی صحابہ کو فرماتے کہ تم بھی میرے لئے دعا کرنا پس اگر کوئی شخص کسی بھائی سے دعا خیر کی درخواست کرے تو جائز ہے گو وہ بھائی بھی جائز طور پر دعا کرے - بہتر اور افضل تو یہی ہے کہ بعد نماز فرض - نفل یا تہجد یا وقت افطار روزہ یا بعد ختم تلاوت قرآن وغیرہ دعا کرے - مرکا تحت ذیل غریب نیٹر

س نمبر ۵۶ - یہ کوئی حدیث آئی ہے کہ رسول اللہ نے ہماد کو کوئی امانت دی اور فرمایا کہ میری امانت اسکو دینا جو کہ میرا سراج امتی ہوگا -

(احقر العباد قائم الدین نقشہ نویس)

س نمبر ۵۷ - اگر یہ ٹھیک ہو تو سراج امتی کون ہے - اور یہ حدیث کیسی ہے (ایضاً)

س نمبر ۵۸ - حنفی جو یہ کہتے ہیں کہ آپکی پیشگوئی امام ابو حنیفہ صاحب کی بابت ہے اور وہ سراج امتی ہیں کیا یہ ٹھیک ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - سراج امتی والی حدیث موضوع (جھوٹی) ہے ملا علی قاری نے بھی اسکو موضوع کہا ہے - صاحب سفر السعادت نے لکھا ہے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کی مذمت یا مدح میں کوئی حدیث نہیں آئی -

س نمبر ۵۹ - وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ کے کیا معنے ہیں اور اس وسیلہ سے کیا مراد ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵۹ - الوسیلۃ کے معنے عربی لغات میں قرب کے ہیں پس آیت کا مطلب ہے کہ خدا کا قرب حاصل کرو چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی صاحب دہلوی نے آیت موصوفہ کا ترجمہ یوں کیا ہے بطلبید قرب بسوئے او -

س نمبر ۶۰ - اولی الامر سے کون لوگ مراد ہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۶۰ - اولالامر مرکب لفظ ہے الو اور امر - الو کے معنے والے کے اور امر کے معنے حکومت کے ہیں - پس ترجمہ یہ ہو کہ حکومت والے یعنی اولیاء سلطنت یا حاکم وقت -

س نمبر ۶۱ - روحی فیض سے کیا مراد ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۶۱ - روحی فیض کوئی قرآن و حدیث کا لفظ تو نہیں ہے کہ اسکی تشریح

ahmadiyyamuslim.de

بتلائی جائے جو لوگ ایسے لفظ بولتے ہیں وہی بتلادیں کیا مراد ہے انکا بتلانا اصول شریعت کے مطابق ہو تو خیر ورنہ غلط۔

س نمبر ۶۲ - یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کے کیا معنے ہیں یعنی یہ دوسرے آمنوا کے کیا معنے ہیں جبکہ پہلے ایمان والے مخاطب ہو چکے ہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۶۲ - امر کا صیغہ کبھی تو انشاء فعل کے لئے آتا ہے جسکے معنے ہوتے ہیں کر اور کبھی استمرار کے لئے ہوتا ہے جسکا صحیح ترجمہ ہوتا ہے کرتا رہ۔ اردو میں تو ان دونوں معنے کے لئے دو لفظ الگ الگ ہیں مگر عربی فارسی میں ایک ہی ہے پس دوسرے آمنوا کے معنے ہیں مسلمانو! ایمان پر مضبوط رہو۔ سورۂ فاتحہ میں اهدنا کا صیغہ بھی اسی قسم کا ہے یا ایها النبی اتق الله میں بھی امر کا صیغہ انہی معنی میں ہے۔

س نمبر ۶۳ - یہ بھی کوئی حدیث ہے کہ جب کوئی شخص رسول اللہ کے روضہ پر جاکر کہتا ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ تو آپ انکو جواب میں فرماتے ہیں وعلیکم السلام اے فلانے ابن فلانے کے بیٹے اے فلانے کے پوتے وغیرہ سو اگر یہ صحیح ہے تو پھر اگر یہ کہا جاوے کہ ولی اللہ بھی اسی طرح جواب دیتے ہیں تو کیا حرج ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۶۳ - اس مضمون کی حدیث میری نظر سے نہیں گذری جو کوئی اس سے دریافت کیا جائے کہ حدیث کی کس کتاب میں ہے - [illegible]

س نمبر ۶۴ - ہندہ مرحومہ کے ورثے سے ۲ بھتیجے دو بھتیجیاں باقی رہے۔ مرحومہ کی زندگی میں تین بھتیجوں کا انتقال ہو گیا انکی اولاد ۵ لڑکیاں اور ۳ لڑکے ہیں کون محروم اور کون وارث؟ (خریدار ۱۰۷)

ج نمبر ۶۴ - بھتیجے اور بھتیجیاں وارث ہونگی اور بھتیجوں کی اولاد محروم۔ تقسیم حسب ذیل ہے۔

ہندہ
میت ۶

بھتیجے ۲	بھتیجیاں ۲
۴	۲
۲ - ۲	۱ - ۱

بھتیجوں کو بھتیجیوں کی نسبت دگنا ملیگا۔ کل حصے ۶ کر کے مال تقسیم کیا جائیگا۔

س نمبر ۶۵ - ایک شخص تارک نماز و روزہ نے غیر کی منکوحہ عورت کو اپنی عورت بنا کر اپنے گھر رکھا ہوا ہے۔ اوس کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ کس طرح ہونا چاہیئے اور اوس کا ذبیحہ اور گوشت بنا کر مثلاً قربانی کا گوشت چیر کر لوگوں پر تقسیم کرنا کیسا ہے اور اگر وہ خود اپنی قربانی کرے تو وہ گوشت مسلمانوں کو کھانا جائز ہے اور اگر وہ طلاق ہو کر دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور تائب ہو کر رہے تو تائب کی کیا تعریف ہے۔ نماز روزہ کے بغیر بھی تائب ہو سکتا ہے۔ (رضا محمد بن امام مسجد چک ۳۹ آبادی سرگودہ)

ج نمبر ۶۵ - ایسے شخص کو برادری سے الگ کر دینا چاہیئے حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی قوم میں بدکاروں کو نہ روکا جائیگا تو جہاز کی طرح ساری قوم تباہ ہوگی۔ لیکن ذبیحہ اوس کا حرام نہیں۔ قربانی بھی اگر کسب حلال سے ہے تو حلال ہے۔ زنا سے توبہ کریں تو نکاح جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له یعنی گناہ سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے گویا اوس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ توبہ کی علامت باطنی تو یہ ہے کہ وہ دل میں نادم ہو مگر دل کا حال تو خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا اس لئے ظاہری علامت پر کفایت ہونی چاہیئے کہ وہ زبانی اقرار توبہ کریں۔

س نمبر ۶۶ - چوہڑہ اور عیسائی کا نکاح کرنا علماء کو اور حقہ پینا اور تولد پر اذان کا کہنا کیسا ہے اگر کوئی علماء نکاح وغیرہ کری تو اوس کے حق میں شریعت کا کیا حکم ہے

ج نمبر ۶۶ - کسی کافر کا نکاح اسلامی طریق پر اگر کیا جائے تو کوئی حرج نہیں الاسلام یعلو ولا یعلی علی ہذا القیاس جہاں تک ہو سکے رسوم اسلامیہ کی ترقی جسطرح ہو سکے بہتر ہے۔ مگر ایسے کام جو خاص مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں غیروں سے کرنے جائز نہیں مثلاً جنازہ پڑھنا وغیرہ

س نمبر ۶۷ - ظہر اور عصر کے سری نماز ہونے کی کیا وجہ ہے؟ اور پہلی دو رکعت فرض میں کیوں قرأت جہر نہیں؟

ج نمبر ۶۷ - ظہر اور عصر کے اخفاء قرأت کی حکمت کسی آیت یا حدیث میں تو نہیں آئی البتہ علماء کا قیاس ہے کہ مشرکین کہ دن کو شور و غل کیا کرتے تھے اسلئے آہستہ پڑھنا اختیار ہوا پھر وہی بحال رہا۔

س نمبر ۶۸ - بعض صاحبان جو نہی رفع سبابہ کرتے ہیں تو درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرنے تک انگلی برابر کھڑی رکھتے ہیں اور عام پر دیکھا گیا ہے کہ التحیات کے اخیر لفظ محمد پر نیچے رکھ دیتے ہیں صحیح سنت کس طرح ہے

ج نمبر ۶۸ - رفع سبابہ میں سنت یہ ہے کہ بیٹھتے ہی انگلی اٹھالے۔ الا اللہ پر خفیف سی حرکت دیکر بدستور باقی انگلیوں کو بند کرکے سبابہ کو اخیر تک الگ رکھے۔

س نمبر ۶۹ - شیعہ کا ذبیحہ یا اون کے گھر کا کھانا اور اون سے ملکر کھانا بموجب حکم شریعت کیسا ہے

ج نمبر ۶۹ - شیعہ کا ذبیحہ اور اونکی دعوت سب جائز ہے۔ جبکہ یہود و نصاری کا ذبیحہ اور دعوت جائز ہے تو شیعہ کلمہ گو مسلمان ہیں گو بدعات میں منہمک ہیں۔

س نمبر ۷۰ - بیل یا سانڈا قربانی ہو سکتا ہے اور اگر ان کو نشان پنجابی یا کوئی مرتبہ زخم پچھلے حصہ میں ہو تو اوس کی نسبت کیا حکم ہے۔

ج نمبر ۷۰ - بیل وغیرہ کی قربانی گائے کی جگہ جائز ہے جس قسم کا زخم بکرہ، بکری میں مانع ہے اسی قسم کا ان میں بھی مانع ہے یعنی سینگ کان وغیرہ نصف یا نصف سے زیادہ ٹوٹے ہوئے نہ ہوں۔ آنکھ ضائع نہ ہوئی ہو وغیرہ امر غریب فتنہ میں ہو گیا۔

شادی بیوگان اور نیوگ قیمت ۱/

اسلام اور [illegible] قیمت ۳/

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

آئندہ ہفتہ کا اخبار اسی ہفتہ بھیجا جاتا ہے۔

افسوس مولوی رحمت علیشاہ صاحب جالندہری جو ایک پرانے بزرگ اور پکے موحد متبع سنت تھے اس ہفتہ انتقال کر گئے۔ استدعا ہے کہ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب ضرور پڑہیں۔ اللہم اغفر لہ

اہلحدیث کانفرنس نے ایک ٹریکٹ ہندی ناگری میں توحید و رسالت کا ہندؤں میں تبلیغ اسلام کی غرض سے شائع کیا ہے جو صاحب اس کی اشاعت ہندؤں میں کر سکیں وہ منگا لیں بے قیمت بلکہ ٹکٹ لگا کر بہت سے تقسیم ہو چکے ہیں۔

تمام پنجاب میں ہنوز بارش کی توقع ہی توقع ہے۔ لاہور کے ایک بڑے پنڈت نے جنتری میں لکھا تھا کہ ۔۔۔ جنوری کو بارش ہوگی وہ بھی غلط گئی سچ ہے کذب المنجمون ورب الکعبہ۔

[illegible]

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس آئندہ دسمبر میں بمقام امرتسر منعقد ہوگا۔ (اہالی امرتسر کو لازم ہے کہ ابھی سے تیاریاں شروع کریں)

ہزہائینس نواب صاحب رامپور کی تحریک اور سرپرستی میں یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو رامپور میں ایک مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں دور دور کے نامی گرامی شعراء کو مدعو کیا تہا (ہر کرا در جہاں فلک زدہ ۔ کار او شاعری و رمالی ست)

قاہرہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی منظوری سے حادثہ دنشاوی کے قیدیوں کو بتقریب سالگرہ جلوس خدیوی ۸ جنوری ۱۹۰۸ء رہا کیا جائیگا (امید ہے کہ رہا ہو گئے ہونگے)۔

قسطنطنیہ کے کسی مدرسے میں ایک کثیر العیال یہودی مدرس نہایت عسرت کی حالت میں بسر کرتا تہا۔ جلالتمآب سلطان المعظم کو اتفاقیہ اوس کی خبر ملگئی تو وہ معقول زر نقد عطا کرنے کے علاوہ اوس کے بیمار بچوں کے علاج کیلئے لائق ڈاکٹر مقرر کئے گئے اور حکم دیا کہ اوس کے تین بچوں کو سرکاری سکولوں میں سلطانی خرچ پر تعلیم دیجائے (نا شکرے تو بھی شکایت کئے جائیں گے)

اخبار پایونیر مستند سرکاری خبر کی بنا پر لکھتا ہے کہ بغداد اور دمشق میں عنقریب موٹر کار کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہونیوالا ہے اور اوس کے متعلق قسطنطنیہ کو

ٹھیکیداروں سے جو معاہدہ ہورہا تہا وہ تقریباً تکمیل کو پہونچ چکا ہے۔

لارڈ کرزن نے لارڈ کلی ہن کی جگہ جس نے پیرس میں خودکشی کرلی تھی آئرلینڈ کی طرف سے دارالامرا میں داخل ہونا منظور کر لیا ہے۔

اخباروں کا بیان ہے کہ حجاز ریلوے مدینہ منورہ تک پہونچنے پر قسطنطنیہ میں جلسہ کیا ہوگا جس میں ہمارے بادشاہ ایڈورڈ کی بھی دعوت ہوگی۔

الہ آباد ہائیکورٹ میں ایک مسلمان جج سید کرامت علی بیرسٹر کی منظوری ہوگئی

حال میں ایران کا ایک نامور عالم آغا نجف نامی جو اصفہان کی انصف زمین مزروعہ کا مالک تہا ایک فدائی کے ہاتھ سے بندوق کا نشانہ ہوا۔ یہ عالم پارلیمنٹ کا مخالف تہا اور اوس کے برخلاف وعظ کیا کرتا تہا۔

ایران میں اخبارات کو کامل آزادی عطا کی گئی ہے۔ بشرطیکہ شریعت اسلامیہ کے برخلاف اون میں کوئی تحریر نہ چہاپی جائے۔

ایران کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حال میں ارکان وزارت تبدیل کئے گئے ہیں

سمرقند کے ایک نامور مسلمان عالم محمود خواجہ نے تاشقند کے اسلامی اخبار تجارت میں مسلمانان ترکستان کو آمادہ کیا ہے کہ اس ملک کے تمام شہروں سے مسلمان ڈیلیگیٹ منتخب کریں اور اون سے ایک ڈیپوٹیشن مرتب کرکے زار کی خدمت میں روانہ کریں اور سوال کریں کہ اون کو تیسری روسی پارلیمنٹ میں اپنے ڈیلیگیٹ بھیجنے کے حق سے کیوں محروم کیا گیا ہے۔ سائبیریا کے وحشی قبیلہ یاقوت نامی سے جن کی تعداد پانچ لاکہہ سے کم ہے آٹھ ڈیلیگیٹ اس حق کے مطالبہ کے لئے دار السلطنت کو روانہ کئے ہیں پس کیا وجہ ہے کہ ترکستان کے مسلمان جن کی تعداد ایک کروڑ کے قریب ہے اپنے حقوق کے مطالبہ کی کوشش نہ کریں۔

ایرانی پارلیمنٹ نے ۱۹۰۸ء کے لئے شاہی اخراجات کی مقدار پچیس لاکہہ فرینک قرار دی ہے (فرینک کو آنے کے برابر سمجھو)

دولت عثمانیہ نے بغداد اور اسکندرونہ کے درمیان موٹر کاروں کا سلسلہ جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک موٹر کار میں سولہ آدمی سوار ہو سکتے ہیں بغداد اور اسکندرونہ کے درمیان اس غرض کے لئے دو جدا جدا مقامات مقرر کئے گئے ہیں۔ حلب اور موصل کے درمیان بھی عنقریب ایک ایسا ہی سلسلہ جاری ہونیوالا ہے۔

ڈومراؤں ضلع آرہ کا مقدمہ جو کلکتہ ہائیکورٹ سے واپس آیا تہا اور جس نے جماعت اہلحدیث کو سخت پریشان کر رکہا تہا بحق اہلحدیث فیصل ہوا الحمد للہ۔

قبول اسلام مقام نیروبی ملک افریقہ کی جامع مسجد میں ۱۳ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم جمعہ کو ایک علی خاندان کے یورپ صاحب نے جنکا نام سید علم ذیل ... عمر ۱۳ سال ہے۔ اسلام قبول کیا۔

[illegible]

قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

رسالہ اہل الذکر

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ لکھنؤ سے بہت جلد شائع ہوگا۔ مخالفین اسلام کی تردید کے علاوہ فرقہ ہائے ضالہ ہالکہ کی بھی قرار واقعی سرکوبی کیجائیگی۔ تحقیق مذاہب میں منصفانہ اور حکیمانہ مدلل اور پرزور مضامین شائع ہونگے۔ تقلیدی مذاہب کی تردید اور توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی بیخکنی۔ گروہ حق پژوہ اہلحدیث کثرہم اللہ تعالیٰ کی حقانیت اور اہل بدعت و الضلالت کی گمراہی کا نقشہ دکھایا جائیگا۔ قرآن پاک کی صداقت مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ حدیث نبوی اور تقلید شخصی کا مقابلہ۔ فقہ اور اصول فقہ کی جانچ پڑتال مسائل مختلفہ پر محققانہ بحث۔ فقہ حنفیہ کے اختلافات اور قرآن و حدیث و عقل سلیم کو مخالفت کا فوٹو دکھایا جائیگا۔ بس مبارک ہو سے

نور تحقیقات دیں جلوہ دکھا دیگا ہمیں	ظلمت تحقیق عالم سے مٹا دیگا ہمیں
پھر درخشاں ہوکے صبح سنت خیر البشر	عالم تحقیق میں نور کی ضیا دیگا ہمیں
ہوگا یہ پرچہ نور جنت اہل سنت کے لئے	نار دوزخ اہل بدعت کی جلا دیگا ہمیں
جنگل حق میں شرک تھا زہر ہلاہل کی مثال	چشمہ توحید انہیں آب بقا دیگا ہمیں
اسکا ہر اک حرف روشن مثال قہر حق	مشرکوں پر برق شعلہ زن گرا دیگا ہمیں

قیمت سالانہ بہت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ؎ سالانہ معہ محصولڈاک اور اسپر یہ رعایت بھی کہ دو سو درخواستیں جو پہلے موصول ہونگی اُن سے صرف ۱۲ر سالانہ لیا جائیگا۔ بشرطیکہ درخواست خریداری کے ساتھ ہی ۱۲ر بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں

المشتہر

خادم اہلحدیث

محمد عمر مینجر رسالہ اہل الذکر نخاس لکھنؤ

کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث

فہرست

تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے پر منحصر ہے۔ ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سر دست ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ؏
جلد دوم ,, آل عمران و نساء ,, ؏
جلد سوم ,, مائدہ سے تا اعراف ,, ؏
جلد چہارم ,, نحل تک ۱۴ پارہ ,, ؏
جلد پنجم ,, فرقان تک ,, ؏

ترک اسلام

مہاشہ دہرمپال آریہ کے ترک اسلام کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ قیمت ۶ر

تغلیب الاسلام ہر چہار جلد مکمل

مہاشہ دہرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چار جلدوں کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ یہ کتاب عمدہ طریق سے لکھی گئی ہے اور خوب ہی ترکی بترکی جواب دیا گیا ہے۔

مناظرہ نگینہ

یہی مباحثہ ہے جس میں آریوں کو ایسی شکست ہوئی کہ آجتک مباحثہ کی جرأت نہیں ہوئی قیمت ۶ر

المشتہر

مینجر اہلحدیث۔ کٹڑہ سفید۔ امرتسر

طبع اہل حدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔